اطلاع عام

مطبع عزیز دکن کمال فخر و مسرت سے اطلاع دیتا ہی کہ سر لیپل گریفن بہادر سابق رزیڈنٹ سنٹرل انڈیا ایجنسی حال مقیم انگلستان کا وہ دلچسپ اور بامعنی خطبہ جسے عالیجناب نواب محسن الملک محسن الدولہ منیر نواز جنگ مولانا سید مہدی علیخان بہادر معتمد پولیٹکل و فنانس سرکار عالی نے کمال لیاقت اور حذاقت سے تحریر فرمایا اور یورپ کے مشہور و معروف رسالہ انیسوین صدی (نائن ٹینتھ سنچوری) مین طبع ہوا تھا - اس مطبع سے ترجمہ ہو کر حسب اجازۃ و عطائے حق تصنیف کتابی صورت مین مشتہر کیا گیا ہی - جن حضرات کو مطلوب ہو ۸ر نقد علاوہ محصول ٹپہ خانہ بھیجکر مطبع عزیز دکن واقع دیوانکی ڈیوڑہی یا دوکان سید عبد الرزاق اینڈ کمپنی تاجران چارکمان حیدرآباد دکن سے طلب فرمالین - اس لاجواب تحریر پر جسقدر اعلی رائین اور تفصیلی ریویو انگریزی نامی گرامی اخبارون نے مشتہر کئے ہین مطبع نے انکا ترجمہ بھی پایان رسالہ مین صحت کے ساتھ درج کر دیا ہی اور ایک زمانہ سے گھر بیٹھے معترفی ہو جانیکی خاطر نواب صاحب ممدوح کی اصلی شبیہہ بھی صفحہ سرورق ہذا پر چھاپ دی ہی جو بجای خود ایک مجسم نعمت ہر مشتری رسالہ ہذا کے لئی ہی - امید ہے کہ شائقین دیر طلبی کو کام نہ فرمائین گی -

مالکان مطابع ہماری اجازت کے بغیر اس رسالہ کو بجنسہ یا ردوبدل کر کے نہین چھاپ سکین گے - اور اگر ایسا ہو تو وہ خود قانونی مواخذہ کے ذمہ دار ہون گے -

مطبع عزیز دکن مین ہر قسم کی عمدہ سے عمدہ اور اقسام کی لتھوگرپکل چھپائیان چھپتی ہین - عمدگی اور کفایت کے ہم ذمہ دار ہین - ارباب تصنیف و تالیف اور تاجرون کو ضرور اس کفایت اور عمدگی کی قدر کرنی چاہیئے کہ ہمارا اور اونکا دونون کا فایدہ ہے فقط - المشتہر

محمد رفیع الدین مالک و مہتمم مطبع عزیز دکن
حیدرآباد

CHECKED 1969

قیمت فی جلد ۱۲ر حالی

دکھائی وہ بہت کچھہ داد کے قابل ہے —

افسر الاخبار حیدرآباد مطبوعہ ۴ ڈسمبر ۱۸۸۹ء

نواب محسن الملک بہادر نے سر لیپل گریفن کے لکچر کا جواب چھپوا کر اپنے دوست آشناؤن مین تقسیم فرمایا اور مطبع والون کو بھی دیا - فی الاصل نواب صاحب نے اس موقع پر ہندوستان کا نام رکھہ لیا اور بقول بعض ہمعصرون کے محسن ہند کے مصداق ہوئے - ہم کو انتظار تھا کہ رام پور یا راجپوتانہ کی ریاستین آخر کیا جواب دیتی ہین لیکن شکر ہے کہ یہ فتح بھی ہمارے عالی خیال بلند فکرت روشن دماغ پولٹیشن کے نام منسوب ہوئی جسکا احسان سب دوسری ریاستون پر ہے —

محسن الملک بہادر کو ایک معزز صلہ کا ملنا

ہمین معلوم ہوا ہے کہ اڈیٹر و مہتمم رسالہ نائن ٹینتھ سنچوری نے نہایت درجہ کی قدردانی اور اعلی درجہ کے شایستہ امتیاز سے نواب محسن الملک بہادر کو ایک انعام تین سو روپیہ کا اسی انتخابی مضمون کے صلہ مین ولایت سے بھیجا ہے - مبارک ہو -

تمت

CHECKED

سر لیپل گریفن کے لکچر کا

10881

جواب

از محمد [illegible]

مع رائے اخبارات

مطبع عزیز دکن میں باہتمام محمد رفیع [illegible]

شبیہ

نواب محسن الملک بہادر

داخلہ نمبر	۱۰۴۸۱
فن نمبر	[illegible]

سر لیپل گریفن کے لکچر کا جواب

نواب محسن الملک بہادر کی طرف سے

سر لیپل گریفن نے جو لکچر کلونیل انسٹیٹیوٹ لندن مین گزشتہ جون مین دیا تھا
پھر ہندوستان بھر کے خیالات رجوع ہو گئے ہین، اور مین خوب سمجھ سکتا ہون
جس جلسہ مین وہ لکچر دیا گیا تھا وہان بھی وہ بہت ہی پسند کیا گیا ہو گا اور نہایت
ق سے سامعین نے اوسی سنا ہو گا —

سر لیپل گریفن ایک مشہور اور نہایت قابل شخص ہین، اونکو ہندوستان کا
ما اور ہندوستانی ریاستون کا خصوصًا بہت کچھہ تجربہ ہی — اور انکی قوت بیانیہ
یسی بڑھی ہوئی ہی کہ جس مضمون کو وہ بیان کرنا چاہتے ہین اوسکی تصویر کھینچ دیتے
ہین، اور سننے والے اونکی کھینچی ہوئی دلکش تصویر کو دیکھکر محو حیرت ہو جاتے ہین
لئے جو کچھہ وہ کہتے ہین سننے والون کے دل ضرور اسطرف رجوع ہوتے ہین —

سر لیپل گریفن نے دیسی ریاستون کی بدانتظامی کی جو تصویر کھینچی ہی وہ
یح ہو یا نہو، مگر اسمین کچھہ کلام نہین کہ جو تصویر اونھون کھینچی ہے وہ بڑی دلکش
لبھانے والی ہی، اور اسمین ایک اوستاد اور کامل مصور کی دستکاری کی

نشانیان پائی جاتی ہین - جب سے ہمنے سنا تھا کہ وہ لکچر دینے والے ہین ہم
اسکے مشتاق و منتظر تھے، آخر وہ لکچر ہماری نگاہ سے گزرا اور ہم اپنی امیدون مین
نہین ہوے -

سر لیپل کی تشخیص سے پایا جاتا ہی، کہ ہم اون تمام مرضون مین مبتلا ہین جو
کو ہو سکتے ہین ہمارے تمام بدن مین بیماری سرایت کر گئی ہی - اور کوئی حصہ بھی ایسا نہ
جسکو ہم مرض کے اثر سے محفوظ کہہ سکین - اگرچہ مریض خود نہین جانتا ہی مگر وہ نہایت
حالت مین ہے، طبیب نے بیشک نہایت اچھا کام کیا کہ ہماری بالین پر بغیر طلب
حاضر ہوا، لیکن کیا اوسکی تشخیص صحیح ہی؟ حقیقت یہہ ہے کہ اونھون نے آ
[illegible] ب پر کیا ہی، اور سوا تین چھوٹی ریاستون کے جنکے نام اونھون نے لئے
[illegible] دیسی ریاستون پر سخت الزامات قایم کئے ہین - اور اونکی بدانتظامی کو
[illegible] بیان کیا ہی - ہندو راجون کی نسبت کہا ہی کہ وہ اپنی مسلمان رعایا پر ظلم
[illegible] اور مسلمان رئیسون پر جرم لگایا ہی کہ وہ اپنی ہندو رعایا کے ساتھ جابرانہ
[illegible] - ہر میٹو اسٹیٹ مین حتی کہ اون دیسی ریاستون مین بھی جہان غیر قوم کی رعیت
[illegible] اونکی رای مین دیسی گورنمنٹ کا اصول یہ ہی کہ کاشتکارون سے اتنا بھارت
لیا جاوے جسکو وہ ادا نکر سکتے ہون، اور رعایا پر بیرحمی کے ساتھ ظلم کیا جاوے

سر لیپل گریفن کو گو شمالی اور مغربی افغانستان اور راجپوتانہ کا بہت بڑا تجربہ
[illegible] یا جنوبی ہندوستان مین شاید آسے بھی نہین، لیکن اوسکو بھی اونہون نے نہین
[illegible] گو میرا ارادہ دوسرونکی طرف سی لڑنیکا نہین ہے کیونکہ جنپر حملہ کیا گیا ہی وہ خود
حفاظت آپ کرنیکی قابلیت رکھتے ہین، مگر میرا یہ ایک ضروری فرض ہی کہ اوسکی

طرف سی کچھہ کہون جس سے میرا تعلق ہی - اور جہان کی ملازمت مین مین نے اپنی عمر کے
ی پندرہ سال بسر کئے ہین --

دیسی ریاستون کے انتظام کی نسبت جو کچھہ سر لیپل گریفن نے بیان کیا ہی، اوسکا
منشا یہہ ہی کہ ان ریاستونکا اصلی مقصود صرف ظلم کرنا ہی - نہ اونکو انصاف کرنیکا کوئی خیال ہی
اپنی رعایا کی بہبودی کی مطلقاً پروا کرتی ہین - جہانتک کہ حیدرآباد سے تعلق ہے، مین
ب فرضی خیالات کے مقابلہ اور تکذیب پر آمادہ ہون، اور ضرور یہ بات پایۂ ثبوت
نچا دونگا کہ تیس سال سے زیادہ عرصہ سے اس سرکار نے ترقی اور اصلاح کے لئے حتی الامکان
ش کی ہے اور باوجود بہت سے بڑی بڑی دقتون کے پیش آنیکے اپنی رعایا کی حالت
درستی کرنیمین مشغول رہی ہے - مین صرف اس ریاست کی کامیابیون پر شیخی بگھارنا
ن چاہتا، بلکہ جو خرابیان ابتک باقی ہین اونکو بھی مین ہرگز نہ چھپاونگا، اور صرف واقعات
ن کرکے اسبات کا فیصلہ ناظرین پر چھوڑ دونگا کہ ہندوستان کی یہ سب سے بڑی ریاست
ن الزامات کی سزاوار ہے یا نہین جو سر لیپل گریفن نے اوسپر لگائے ہین -- مجھے
یشہ ہی کہ اپنے جواب کو مدلل کرنیکے لئے مجھے کچھہ تفصیلی واقعات اور حسابات بیان کرنے
نیکے اسلئے کہ اگر میرے درجہ کا کوئی آدمی سر لیپل گریفن کے الزامات کا صرف انکار ہی
کرے تو اوس انکار کی کوئی وقعت نہین ہوسکتی ہی، اور چونکہ سر لیپل گریفن نے عام طور پر
الزامات لگائے ہین اسلئے کسیقدر تفصیلی حالات لکھنے کے سوای نہ مین اونکا جواب دیسکتا ہون
نہ اپنے کلام کو پایۂ ثبوت پر پہونچا سکتا ہون --

سر لیپل گریفن نے دو قسم کے الزامات ہمپر قایم کئے ہین - اول تو وہ کہتے ہین
اپنے ہندو رعایا پر ظلم کرتے ہین، ہم کاشتکارون سے اوسقدر محصول وصول کرتے ہین

کوشش کرتے ہین جنکے ادا کرنیکی اونمین استطاعت نہین ہے، ہر عدالت کی کرسی پر رشوت کا بازار گرم ہے۔ بدانتظامی تعجب خیز ہی، ظلم اور زیادتی ایک معمولی بات ہی، ادنی سے لیکر اعلی درجہ کے عہدہ دار سب کے سب رشوت خواری کے مرض مین مبتلا ہین دوسری یہ کہ ہم مین مذہبی جوش اور مادہ پولیٹکل سازشون کا ہی، یعنے ہماری خیرخواہی پورے اطمینان کے لایق نہین ہے۔

پہلے الزام کے سیاہ اعمالنامہ سے چونکہ سرلیپل گریفن نے براہ مہربانی میرا نام مستثنی کیا ہی، اسلئے مین امید کرتا ہون کہ میرے کلام اور اون واقعات کو جو مین اون کے الزامات کے جواب مین پیش کرنا چاہتا ہون وہ کسیقدر اعتبار کی نظر سے دیکھینگے بدانتظامی اور ظلم کی نسبت مین کہہ سکتا ہون، کہ سرلیپل گریفن کا بیان البتہ اوس حالت کی صحیح تصویر ہوسکتا ہی جو حیدرآباد مین ۳۵ سال کے پیشتر تھی، مگر اوس زمانہ کے بعد سے اس ریاست نے روز بروز ترقی کی ہے اس ترقی کی کیفیت سلسلہ وار بیان کرنیکے لئے اسموقع پر پوری گنجایش نہین ہے، اور شاید اوسکی زیادہ ضرورت بھی نہین ہے، کیونکہ سر سالار جنگ اول نے اپنے سی سالہ انتظام مین جو کچھہ کیا ہی، اوسکا حال اتبک انگریزی ناظرین کی یاد مین یقینا تازہ ہوگا مجھے صرف اسقدر کھنا کافی ہے کہ اونہون نے ایک ایسی ملک کو جسمین ایک کروڑ سے زیادہ کی آبادی ہی مفلسی بدعملی، بربادی، اور دیوالہ پن کی حالت مین پایا تھا اور وہ اسی امن وامان آبادی اور سرسبزی کی حالت مین چھوڑ گئے۔ اس کامیابی کے حاصل کرنیکے واسطے اونکو ہر ایک علاقہ مین اصلاحین اور درستیان کرنی پڑین، جنکے کرنیمین باوجود سخت مخالفتون کے وہ کبھی پسپا نہین ہوئے، اور اس سے کسیکو انکار نہین ہی، کہ اونکی کوششون مین بڑی

کامیابی حاصل ہوئی - منجملہ اون بڑے اصلاحون کے جو اونہون نے کی تھین، سب سے بڑھکر
پیمایش و بندوبست کا کام جاری کرنا تھا - پندرہ سال ہوے کہ یہ کام اوسی اصول پر
شروع کیا گیا جو احاطہ بمبئی مین مروّج تھا - یہ اصول اوس سے زیادہ سرسری طور کا ہے
جو احاطہ مدراس مین جاری ہی جہان زمین کی پرت بندی بہت باریکی کے ساتھ کیجاتی ہی -
مرہٹواری یعنی اس ملک کے مغربی اور جنوبی مغربی حصون مین پیمایش کا کام فوراً جاری
کیا گیا - حالانکہ مدراس مین صرف ایک ضلع کے بندوبست کے لئے دس سے پندرہ سال
تک کا عرصہ درکار ہوتا ہی یہان ہمنے گزشتہ پندرہ سال مین اسقدر حصہ ملک کا بندوبست
کر دیا ہے جسمین مدراس کے چار ضلع بن سکتے ہین، جتنی عجلت کے ساتھ بصحت کام
کیا گیا ہی وہ اس کام کے انجام دینے مین عمل مین لائی گئی ہے - جب کسی ضلع کے
تعلقہ کی پیمایش ختم ہو چکتی ہی تو فوراً وہان نیا دہارہ جاری کر دیا جاتا ہے -
گزشتہ تک اسی ایک کام پر ۵۰ لاکھ روپیہ اگر روپیہ کی قیمت دو شلنگ فی گنیا لیجاوے
تو ۱۱ لاکھ چالیس ہزار پونڈ صرف ہوئے ہین اور چھ ہزار سات سو ار سٹھ گانون کا
بندوبست جنکی جمع ۵۰ لاکھ روپیہ ہے بصرف دو آنہ دو پائی فی ایکر ہوا ہی - خرچ کی
مقدار سرکار عظمت مدار کے خرچ کی مقدار سے کم ہی، اور چونکہ امتحان کرنے سے یہان
کی پیمایش صحیح ثابت ہوئی ہے، اسلئے صاف ظاہر ہے کہ یہ کام نہ صرف عجلت
کے ساتھ ہوا ہی بلکہ کفایت سے اور عمدہ طور پر بھی - اس محکمہ کے افسر اعلیٰ اب
مسٹر اے جی ڈنلاپ ہین، جو ایک تجربہ کار انگریزی عہدہ دار ہین اور برا -
کمیشن سے خاص طور پر اونکا انتخاب کیا گیا ہے - اسوقت آدھے ملک سے
زیادہ مین پیمایش و بندوبست کا کام ختم ہو چکا ہے، اور عام طور پر تسلیم کیا جاتا ہے

لہ ان اضلاع بندوبست شدہ کے کاشتکار جس حد تک کہ مالی انتظام سے تعلق ہے ویسی ہی خوشحال ہین جیسی کہ رعایائے سرکار عظمت مدار کے - دہارہ کی واجبیت کا ثبوت اس سے بہتر نہین ہوسکتا، کہ اکثر تعلقات مین قریبًا کل قابل زراعت زمین کو کاشتکارون نے نہایت شوق سے لے لیا، اور بیرونی انگریزی علاقہ کی رعایا بھی اس ملک مین اگر آباد ہوئی ہے، اس سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا بیرونی علاقون کی رعایا کو ایسے ملک مین بقول سر لیپل گریفن ظلم اور زیادتی کا مسکن ہے آباد ہونیکے لئے کوئی کشش تھی زراعت مین اسقدر ترقی ہوئی کہ منجملہ ۱۰ ملک کے جو پیمایش و بندوبست مین صرف ہوئے ۱۰ ملک سے زیادہ قریبًا بالکل اسی مدت سے وصول ہوگئے ہین - مالگزاری اسقدر آسانی کے ساتھ وصول ہوتی ہے کہ سالگزشتہ کے اختتام پر بقایائی واجب الوصول کی مقدار صرف برائے نام تھی، یعنے مطالبہ پر حقیقی وصول کی مقدار ۹۹ء۹ پڑی -

مین نے ابھی ذکر کیا ہے کہ مسٹر اے جی ڈنلاپ محکمہ پیمایش و بندوبست کے افسر ہین یہ صاحب انسپکٹر جنرل مالگزاری بھی ہین - مین اونکی ایک حال کی رپورٹ سے اس موقع پر صرف ایک انتخاب درج کرتا ہون وہ حسب ذیل لکھتے ہین -

"مجھے اس بات کے کہنے مین مطلق تامل نہین ہے کہ مرہٹواری کے اضلاع مین بندوبست کا کام احاطہ بمبئی کی پیمایش کے اصول پر ختم ہوچکا ہے، وہان کی رعایا کی حالت جہانتک کہ مالی انتظام سے تعلق ہے، سرکار انگریزی کی رعایا کی حالت کے مساوی ہے - زمین کے قبضہ کے متعلق حقوق کی محافظت، اور مالگزاری کے پرتہ کے لحاظ سے ان اضلاع کی رعایا کسی اور علاقہ کی رعایا سے کسیطرح کم نہین ہے"

یہ تو کیفیت اون اضلاع کی ہے جہان بندوبست ختم ہوچکا ہے، مگر ابھی تک ممالک محروسہ

سرکار عالی کا ایک چھوٹا حصہ باقی ہے جو تلنگانہ کے نام سے مشہور ہی، اور جہان جدید
بندوبست کا کام اب شروع ہوا ہی۔ مین صاف تسلیم کرتا ہون کہ اس تلنگانہ مین ابتک
وہ بڑے بڑے نقص باقی ہین جو پندرہ سال کے پہلے کل ممالک محروسہ سرکار عالی مین تھے،
نہ صرف دہارہ یکسان ہی نہ ہونیکی شکایت ہی، بلکہ بعض صورتون مین دہارا سخت بھی ہی،
اور بادی النظر مین معلوم ہوتا ہے کہ سر لیپل گریفن کے بیان کے موافق محصول کی مقدار
اسقدر سنگین ہی جو کاشتکارون سے ادا نہین ہوسکتی۔ اسمین کچھہ شک نہین ہے کہ اگر سر لیپل گریفن
کو معلوم ہو کہ بعض ایسی صورتین بھی ہین کہ جنمین رعایا سے ۱۰ یا ۱۵ بلکہ ۱۸ روپیہ تک
فی ایکر محصول وصول کیا جاتا ہی تو وہ فوراً کہدینگے کہ اونکا مقدمہ ثابت ہوگیا، اور واقعی
کاشتکارون سے اسقدر رقم وصول کیجاتی ہی جسکے ادا کرنیکی وہ استطاعت نہین رکھتے،
مگر یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ ان اضلاع مین کبھی پیمایش نہین ہوئی ہے، بیقاعدہ طور
کی پیمایش کے قواعد پر عمل کیا جاتا ہی، اور جب کبھی ایسی صورتون مین تنقیح کی گئی ہی تو یہ
ثابت ہوا ہے کہ کاشتکار جو روپیہ فی بیگہ ادا کرتا ہی وہ درحقیقت پانچ بلکہ پانچ سے
زیادہ بیگہ اراضی کے کاشت کرتا ہی۔ جن اضلاع کا کہ اب مین ذکر کر رہا ہون، اونمین
بڑی مقدار جنگلون پہاڑون اور اراضی بنجر کی ہے، خشکی کی زراعت کی بہت کم قدر ہے
بلکہ خاص اصلی پیداوار چانول و نیشکر کی ہی جسکی زراعت اون تالابون کے نیچے ہوتی ہے
جو پہاڑون کے بیچ مین واقع ہین، اور جب ان تالابون مین پانی نہین آتا ہی تو رعایا
معافی دیجاتی ہے، مگر جب پانی آتا ہے تو پیداوار واقعی بڑی قیمتی ہوتی ہے باایں ہمہ
اسمین شک نہین ہے کہ اس ملک کا دہارا بعض حصونمین زیادہ ہے، اور جب تک
کہ وہ گھٹایا نہ جاوے اوسوقت تک پوری پوری شادابی اور سرسبزی کی امید

ہوسکتی ہے اس امر سے سرکار بخوبی واقف ہے اور پیمایش و بندوبست کا کام نہایت جلد ختم کردئے جانیکی کوشش مین کوئی دقیقہ فروگزاشت نہین کیا جاتا ہے مگر پیمایش و بندوبست کا کام ایسا ہے جو رفتہ رفتہ ختم ہوسکتا ہے اور ہر جگہہ فوراً جاری نہین کردیا جاسکتا۔ اس امر کو تسلیم کرنا ضرور ہے کہ ہمارے یہان کا کام بغیر کسی ضروری تاخیر کے ہوا ہے اور جب کبھی کسی خاص طرز کارروائی کو اختیار کرنیکی ضرورت معلوم ہوتی ہے تو ہماری سرکار اوسکی اجرائی کے لئے خرچ کی خاص منظوری دیتی ہے ۔

زمانۂ حال کے ہندوستان کی گورنمنٹ جس بات سے کہ زیادہ ناموری اور تعریف کے قابل خیال کیجاتی ہے وہ یہ ہے کہ بنی نوع انسان کے جان کی حفاظت کی زیادہ کوشش ہوئی ہے اور کبھی جب وہ قحط کی مصیبت مین مبتلا ہوتے ہین تو اونکی تکالیف کے کم کرنے مین کوئی دقیقہ اوٹھا نہین رکھا جاتا ۔ اوسکی نسبت دیکھنا چاہیئے کہ ہم نے کیا کیا اور کیا کرتے ہین ۔

زمانہ سابق مین کسی قسم کا باقاعدہ طریقہ قحط کی تکلیف دفع کرنیکا نہین تھا کبھی کبھی اور کہین کہین اس مصیبت کے رفع کرنیکی کوشش کیجاتی تھی چند مقامات مین کھانا دیا جاتا تھا لیکن عموماً بیچارے دیہاتی لوگ گانون مین مرے پڑے رہتے تھے گزشتہ ۳۵ سال کے عرصہ مین اس صوبہ مین کم سے کم چھہ مرتبہ قحط پڑا اور پانچ قحطون مین ہر ایک قحط سالی کے وقت بہت کم رقم قحط کے کامون مین صرف کی گئی جسکی مقدار جملہ ۱۰ لک روپیہ تھی ۔ مگر ان پانچون مین کوئی قحط ایسا نہ تھا جسکی مصیبت بہت زیادہ شدید ہو اور ۱۸۷۶ و ۱۸۷۷ء تک ہمین معلوم نہوا تھا کہ حقیقی قحط کیسا ہوتا ہے مگر اوس زمانہ مین ہمنے اپنا بندوبست اسقدر چستی کے ساتھ کیا اور اتنی بڑی رقم صرف کی کہ حیدرآباد مین

اموات کی تعداد بمبئی اور مدراس کے متصلہ اضلاع کے مردون کی تعداد سے بہت کم ہوئی
اگرچہ تکلیف کی سختی بہت تھی، لیکن اوسکے دور اور کم کرنیکی کوشش مین کوئی دقیقہ اوٹھا
نہین رکھا گیا۔ ۱۸۷۶ء کے شروع ہی سے ملک کی حالت کی طرف توجہ کی گئی، اور
جب جون و جولائی کی کمی بارش کی کیفیت معلوم ہوگئی تو ایک باقاعدہ طرز کارروائی کا اختیار کیا گیا مختلف
اقسام کے کارہائے امدادی جاری کرنیکی تجویز ماہ اکتوبر مین سرکار مین پیش ہوئی اور ابتدا دسمبر مین اونکو آغاز کردیا گیا۔ ایک خاص
مجلس انتظام قحط کی قایم کی گئی اور اسپیشل کمشنر ضلاع قحط زدہ کو روانہ کئے گئے جبکہ گورنمنٹ آف انڈیا
کی طرف سے فین دیلیگیٹ سر رچرڈ ٹمپل ۱۱ جنوری ۱۸۷۷ء کو حیدرآباد آئے، تو
اونہون نے اون تجاویز کو جو عمل مین لائی گئی تھین کافی خیال کیا، اور یہ رپورٹ کی کہ
"انتظامات جو آنیوالی مصیبت کے دفع کرنیکے لئے کئے گئے ہین اوسکی نسبت سرکار
نظام کی عاقلانہ دور اندیشی قابل تعریف ہی۔ اضلاع ممالک محروسہ نظام مین جسقدر اندیشہ
شروع مین تھا، اوسکے معاملہ مین مصیبت کم ہوگئی، اور توقع کیجاتی ہے کہ ان تجاویز کی
وجہہ سے سرحدی اضلاع سرکار عظمت مدار مین قحط کی مصیبت کا دباؤ اور زور زیادہ
نہونے پاویگا"، قحط کا خرچ کارہای امدادی مین [illegible]، اور محتاج خانون کے
متعلق [illegible] اور معافی جمع کے بابتہ [illegible] جملہ [illegible] تھا، اگر یہ
کی قیمت دو شلنگ قرار دیجاوے تو [illegible] پونڈ کا خرچ اس قحط مین ہوا۔ کیا ان
واقعات کو سامنے رکھکر سر لیپل گریفن ہمپر ظلم و زیادتی اور بے پروائی کا الزام لگا سکتے ہین
یہان تک تو مین نے اس ریاست کے صرف مالی انتظامات کا ذکر کیا ہی، لیکن ہماری سرکار
کی اصلاحات اور ترقیات صرف اسی ایک علاقہ پر محدود نہین رہے ہین، اور یہ سہل
طور سے سمجھہ مین آسکتا ہی، کہ جب کہ انتظام مالگزاری چالیس برس کے پیشتر ایسی ابتر

حالت مین تھا، تو اسوقت دوسرے علاقہ جات مین بھی ایسے ہی ابتریان پھیلی ہوئی تھین، اور ہر ہر جگہہ جہالت رشوت ستانی اور بدانتظامی کا بازار گرم تھا - ایک قصہ مجھے یاد آتا ہی جسکی تصویر چند لفظونمین سننے والون کے سامنے آجاتی ہی، اور جس سے معلوم ہوسکتا ہی کہ ۲۵ برس کے پیشتر حیدرآباد مین عدالتی انصاف کی کیا حالت تھی - اوس زمانے مین نہ کوئی ہائی کورٹ تھا نہ لایق جج تھے ایک قانون دان مولویصاحب کے تفویض انتظام عدالت تھا یہ مشہور قصہ ہے کہ اون کے اجلاس مین ایک روز ایک دعویدار آیا، اور اوس نے یہ دعوی کیا، کہ میرے دشمن نے مجھے نمر رہیو بنچایا ہے یعنے جادو کرکے میرے بیٹے کو بیٹی بنا دیا ہی مدعی علیہ گرفتار ہوا اور سماعت مقدمہ کے لئے ایکدن مقرر کیا گیا - اور مولوی صاحب نے امور تنقیح قایم کرنی شروع کئے - پہلا امر تنقیح طلب یہ تھا کہ آیا شرع محمدی کے موافق جادو کرنا جایز ہے یا نہین، اور دوسرا امر تنقیح طلب یہ تھا کہ آیا جادو کرکے لڑکے کو لڑکی بنا دینا ممکن ہی یا نہین، اور جب یہ دونون امور مفید مدعی ثابت ہوئے تو مولوی صاحب نے شہادت لینی شروع کی اور یہ شہادت اس مضمون سے پیش ہوئی کہ مدعی کا لڑکا ایک دیول مین صبح کے وقت گیا اور جبکہ وہ اوسمین داخل ہوا تو بیٹا تھا اور تھوڑی دیر کے بعد جب وہ وہان سے باہر نکلا تو بیٹی ہوگیا تھا - یہ شہادت کافی خیال کیگئی، مدعی علیہ پر جرم ثابت ہوگیا اور فتوی دیتے وقت مولوی صاحب نے کہا کہ سحر کرنا ممکن ہے اور اوسکی سزا قتل ہے مگر بنظر ترحم کے صرف قید کی سزا دیگئی اور وہ مجلس ہی مین مرگیا -

جبکہ خاص بلدہ مین ایسے واقعات پیش آتے تھے تو اضلاع مین جو کچھہ گذرتا ہوگا اوسکا سمجھہ لینا سہل ہے - قانون اور انصاف کے پردہ مین ایسی ایسی باتین کیجاتی تھین

کہ جسکو یاد کرنے سے انسان کا خون جوش کرتا ہے، غرض بدعت، ظلم، رشوت ستانی کے سوا کچھہ نہ تھا۔ سالہا سال تک لوگ محبس مین بلا تحقیقات مقدمہ کے پڑے رہتے تھے۔ جبکہ ایک دفعہ زیر حراست ہوگئے تو پھر اون کو کوئی یاد بھی نکرتا تھا اور پڑے سڑا کرتے تھی۔ اس موقع پر مین اپنے یہان کے ایڈمنسٹریشن رپورٹ سے صرف ایک انتخاب ذیل مین درج کرتا ہون۔

"موجودہ صدی کے ابتدائی ۲۵ سال مین مثل دیگر سررشتہ جات کے عدالتون کی حالت نہایت ابتر تھی۔ اضلاع مین کسی قسم کے باقاعدہ عدالتین نہ تھین، سوداگر اور مہاجن مسلح عرب اور روہیلہ رکھکر اپنی حفاظت خود آپ کرتے تھے، جب کوئی در ضخیم اپنے قرضدار سے اپنا روپیہ وصول کرنا چاہتا تھا، تو اوسکی کارروائی بالکل سرسری طور سے ہوجاتی تھی، یعنے اوسے ڈگری وغیرہ حاصل کرنیکی کوئی ضرورت نہ پڑتی تھی بلکہ وہ خود اپنے مسلح ملازمون کے ذریعہ سے اپنے قرضدار کے گھر کی ضبطی کرلیتا تھا، اور اوسپر بھی اوسکے مال موجودہ سے اوسکے قرضہ کی ادائی نہین ہوتی تھی تو وہ جس قسم کی سزا مناسب سمجھتا تھا دیتا تھا، اس سے کچھہ بحث نہ تھی کہ آیا کوئی شخص مجرم ہے یا بیگناہ ہے، جنکے پاس روپیہ نہین ہوتا تھا وہ محبس کو بھیجدئے جاتے تھے جہانکہ وہ سالہا سال بغیر تحقیقات مقدمہ پڑے رہتے تھی، اور جس فریق کے پاس روپیہ ہوتا تھا وہ جو کچھہ چاہتا تھا کرتا تھا، اوسے کوئی سزا نہوتی تھی، ان تمام بے عنوانیون کی اصلاح اور درستی سر سالار جنگ کے وقت مین ہوئی، اور جبکہ ضلعبندی ہوئی جسکو پچیس ۲۵ برس ہوتے ہین تو ہر ایک ضلع مین ایک عدالت قایم کی گئی، اور عدالت ماتحت سے عدالتہای صدر مین مرافعہ دایر ہونے لگے، اور اونکا مرافعہ خود مدار المہام کے

پاس ہوتا تھا - پھر ۱۸۷۲ء مین ایک مجلس عالیہ عدالت خاص حیدرآباد مین قایم کیگئی جسمین عدالتہاے اضلاع کے مرافعہ سنے جانے لگے، اور اس عدالت مین ایک میر مجلس اور چار رکن مقرر کئے گئے، جب ۱۸۸۴ء مین ہمارے حضرت مسند نشین ہوئے تو عدالتون کی درستی اور اصلاح پر فوراً توجہہ فرمائی، اور جو تجویزین کہ مرحوم سر سالار جنگ نے تمام ممالک محروسہ کے عدالتون کی اصلاح کے لئے کی تھین، اور اپنے ناگہانی وفات کے سبب سے پورا نکر سکے تھے اوسکے عمل مین لانے کے لئے اپنا منشا ظاہر فرمایا، چنانچہ مطابق اوسکے مدار المہام وقت نے اوسے پورا کیا، اور سمت غربی مین دیوانی کے کامون کو علیحدہ کرکے عدالتہاے منصفی قایم کی گئین، اور چار ضلعون کے واسطے ایک ناظم اور سمت مین ایک ناظم صوبہ مقرر کیا گیا، جسکے فیصلہ کا آخری مرافعہ بلدہ کی مجلس عالیہ عدالت مین ہوتا ہے، اور اوسکے لئے ایک خاص ضابطہ کارروائی مقرر کیا گیا ہے - محابس مین بھی قیدیون کے آرام کے لئے بہت کچھہ اصلاحات کی گئین -

ظلم اور زیادتی کا انسداد اسطرح پر کیا گیا ہے کہ پولیس کی جمعیت بالکل اوسی قاعدہ پر جو صوبہ جات انگریزی مین ہین زیر حکم ایک لایق انگریزی افسر کے قایم کی گئی ہے، اس جمعیت کی تعداد ۱۰۰۸۵ آدمی اور خرچ پچیس لاکھہ روپیہ ہے -

صیغہ تعلیمات مین بھی گزشتہ چند سالون مین بہت جلد ترقی ہوئی ہے - گو یہ ترقی جیسی کہ چاہئے ابھی نہین ہوی، اگرچہ زمانہ سلف مین ایک معقول تعداد کالجون اور مدرسون کی قایم ہوئی تھی، اور سرکار سے عطیات بھی مقرر ہوے تھے، مگر صدی گزشتہ کی مصیبت اور نیز صدی حال کی ابتدائی ۲۵ سال کے مالی دقتون کی وجہہ سے، اون مدارس کے عطیات یا تو برابر ادا نہین کئے گئے، یا اونمین

کسی دوسرے طرح سے تصرف کیا گیا، اور جبکہ ۱۸۵۳ء مین سر سالار جنگ دیوان ہوے
توحیدرآباد بھر مین ایک بھی کالج یا مدرسہ نہ تھا کہ جسکی امداد سرکار سے ہوتی ہو اونکے
دیوانی کے دوسرے سال مین مدار المہام کے عطا کئے ہوئے مکان مین مدرسہ علوم
مشرقی کھولا گیا، جسکے اخراجات کے لئے سرکار سے ایک معقول رقم منظور کی گئی -
پانچ برس کے بعد ہر ایک تعلقہ مین دو دو مدرسہ یعنی ایک فارسی اور دوسرا ملکی زبان
کا جاری کیا گیا - نو برس کے بعد یعنی ۱۸۶۷ء مین تعلیمات کا ایک جداگانہ سررشتہ
بماتحتی صدر المہام متفرقات قایم کیا گیا، اور ایک انگریزی سررشتہ تعلیمات کا معتمد
مقرر ہوا - اسوقت مین ۱۲۵ سرکاری مدرسہ کل ممالک محروسہ سرکار عالی مین تھے
لیکن کوئی مواد ایسا موجود نہین ہی جس سے ان مدارس کے درجون اور آمد و خرچ اور
مقامات کا حال معلوم ہو سکے بعدہ چند سال کے عرصہ مین تعلیمات کے صیغہ مین بہت
کچھہ نمایان ترقی ہوئی جدید مدارس اور کالج کل ملک مین کھولے گئے، اور آخر کار ۱۸۸۲ء
مین ۱۵۷ مدرسہ اضلاع مین تھے، اور شہر مین علاوہ کالجون اور ہائی اسکولون کے
۷ مدرسہ اور تھے، جنمین ۱۱۶۶۹ طالب علم بہ خرچ [illegible] تعلیم پاتے تھے اور سال
مابعد مین خرچ کی مقدار [illegible] ہو گئی - سالگذشتہ یعنی سر آسمانجاہ بہادر کے
دیوانی کی ابتدائی سال مین جسکے بابتہ رپورٹ موجود ہی، اس خرچ کی مقدار [illegible]
تک پہونچگئی تھی - تنخواہات حسابی کی رو سے معلوم ہوتا ہی کہ سال مذکور مین جملہ ۳۵۰ سرکاری
مدرسہ ۴۲ امدادی اسکول تھے جنمین کل ۲۷۷۰۳ طالب علم تعلیم پاتے تھے، لیکن آخری
حسابات جو آئے ہین اون سے معلوم ہوتا ہی کہ طالب علمونکی تعداد [illegible] ہی اگرچہ اسبات
کو تسلیم کرنا چاہیے کہ اب بھی بہت کچھہ کرنا باقی ہی، مگر جو کچھہ ترقی ہوئی ہی وہ تشفی بخش ہے

اور ہندوستان کے کسی اور صوبہ کے ساتھ مقابلہ کرسکتی ہی۔

علاقۂ طبابت مین بھی بہت کچھہ ترقیات کی گئی ہین، چار سال کے پیشتر ممالک محروسہ سرکار مین ۴۸ دواخانہ تھے جب سے اتیک ۱۲ دواخانہ اور کھولے گئے، اور اس علاقہ کی کل کارروائی سے بہت ترقیات نمایان ہوئین۔ ۱۸۸۷ء مین سات ہزار اشخاص پر جراحی کیا گیا، سال مابعد مین اوسکی تعداد چودہ ہزار تک پہونچگئی، ۱۸۸۴ء مین مریض جو رجوع ہوئے اونکی تعداد ۲۰۸۴۲۳ تھی اور ۱۸۸۸ء مین بڑھکر ۳۱۱۴۵۰ ہوگئے پردہ نشین عورتون کے معالجہ کا کام اس ریاست مین اوس پُرفیض اسکیم کے شایع ہونے سے پانچ سال پیشتر شروع کردیا گیا تھا جسنے لیڈی ڈفرن کے نام کو ہمارے دلون مین ہمیشہ کے لئے قایم کردیا ہے، اور اوسوقت سے سرکار برابر اس عمدہ کام کی ترقی اور اعانت مین ساعی رہی ہے۔ حقیقت یہ ہی کہ مدار المہام حال نواب سر آسمانجاہ بہادر کے گورنمنٹ کا نمایان کام تعلیم اور طبابت کی اعانت اور محافظت ہی، اور یہ بات قابل بیان ہی کہ اونہین کی امداد اور سرپرستی سے اس شہر مین اعلی درجہ کے مسلمان عورتون کے واسطے ایک ہای اسکول قایم کیا گیا ہی، اس قسم کا مدرسہ گویا کل ہندوستان بھر مین اوّل مرتبہ اسی جگہہ جاری ہوا ہے۔

اعلیحضرت کو سررشتۂ طبابت کی ترقی کے طرف جو ذاتی توجہہ ہی، اور جسقدر اپنی ذاتی امداد سے وہ اوسکو اعانت دینا چاہتے ہین، اوسکی کیفیت اس سے بخوبی سمجھہ مین آسکتی ہی کہ تھوڑے دن ہوئے کہ ایک سخت اور مشکل جراحی کے عمل ہونیکے وقت اعلیحضرت بہ نفس نفیس شفاخانہ مین اوسکے ملاحظہ کے لئے تشریف لائے، اور جو سوالات کہ حضرت نے کئے اوس سے ثابت ہوتا تھا کہ اس کل کارروائی کے طرف اعلیحضرت کو

بہت کچھہ توجہ ہی، سرکار کا خیال جو اس فن کی امداد اور ترقی کے لیے ہی اوسکی ایک
دوسری دلیل یہ ہی، کہ کلوروفام کے اثر کی تحقیقات کرنے کے لئی ایک کمیشن مقرر کیا گیا
اور اوسکے نتایج بہت ہی تعجب خیز ثابت ہوئے اگر وہ تصدیق کو پہونچگیا تو غالباً اوسکے
سبب سے اوس علاج کے طریقہ مین جسمین دوا کو سونگھا کر مریض بے ہوش کیا جاتا ہی ایک
تبدل عظیم واقع ہو جاویگا — اس تجربہ کو پوری شہرت دینے کی غرض سے نواب آسمانجاہ بہادر
الہ ۔ پونڈ کے جسکے پندرہ ہزار روپیہ سکہ کمپنی ہوتے ہین منظوری دینے والے ہین تاکہ
دو شخص خاص اس فن کے جاننے والے انگلنڈ مین منتخب کرکے حیدرآباد کو تھوڑے عرصہ
کے لئے بلائے جائین کہ وہ اوس تجربہ کی تنقیح و تصدیق کرین جو ڈاکٹر لاری اور اون کے
اسٹاف کو ہوا ہے —

یہان اسقدر گنجایش نہین ہے کہ تعمیرات عامہ کی تفصیلی کیفیت بیان کیجاسکے صرف
اسقدر بیان کر دینا کافی ہے کہ گزشتہ بیس سال مین دو کروڑ روپیہ سے زیادہ سڑکون اور
آبپاشی کے کام مین صرف کئے گئے ہین رزیڈنٹ سابق مسٹر کارڈری نے جب اس
محکمہ کی ایڈمنسٹریشن رپورٹ کا ملاحظہ کیا تو تحریر کیا کہ اوس سے دو مسلسل ترقی ثابت ہوتی
ہے — ہمارے چیف انجنیر ایک نہایت قابل اعلی درجہ کے یوروپین عہدہ دار ہین ہماری
ریلوی اب ایک کمپنی کے ہاتھہ مین چلی گئی ہے لیکن پہلے جب ریلوی جاری کی گئی تھی تو
اوسمین روپیہ سرکار ہی نے لگایا تھا، جسوقت سے ریلوی جاری ہوئی ہے اوسوقت
سے برابر سرکار کی یہی خواہش رہی ہے کہ ملک کی ترقی کے کسی ذریعہ اور کوشش کو
باقی نہ رکھا جاوے — جن علاقون کا اوپر ذکر ہوا وہ زیادہ تر رعایا کی بہبودی سے
متعلق ہین لیکن گورنمنٹ کے ایک اور صیغہ کا حال ابھی بیان نہین کیا گیا ہی جس سے

ملک کی سرسبزی کی بخوبی جانچ ہوتی ہے - میرا مطلب صیغہ فنانس سے ہے اس معاملہ کے متعلق مین اس امر کا ثبوت دیسکتا ہون کہ پچھلے ۳۵ سالون مین حیدرآباد نے دیگر دیسی ریاستون کی نسبت جس سے مین واقف ہون کہین زیادہ ترقی کی ہے اس معاملہ کو حتی الامکان مختصر طور پر بیان کرنے کی غرض سے مین ذیل ایک چھوٹا سا تختہ دیتا ہون جس سے من ابتدا ۱۸۵۳ء جبکہ سر سالار جنگ اوّل نے عہدۂ دیوانی کا جایزہ لیا ہے مختلف زمانون کی آمدنی و خرچ کا حال واضح ہوگا -

سنہ		آمدنی	خرچ
سنہ ۱۸۵۳ء		[illegible]	[illegible]
سنہ ۱۸۶۰ء		[illegible]	[illegible]
سنہ ۱۸۶۹ تا ۶۵ء	اوسط	[illegible]	[illegible]
سنہ ۱۸۷۴ تا ۷۰ء	"	[illegible]	[illegible]
سنہ ۱۸۷۹ تا ۷۵ء	"	[illegible]	[illegible]
سنہ ۱۸۸۴ تا ۸۰ء	"	[illegible]	[illegible]
سنہ ۱۸۸۸ تا ۸۵ء	"	[illegible]	[illegible]

ان رقمون مین اسٹیٹ ریلوی و قرضہ کے مدات کی آمدنی و خرچ شامل نہین ہے اور اون سے ثابت ہوتا ہے کہ آمدنی چوگنی سے زیادہ ہوگئی ہے اور اگرچہ خرچ بھی قریب چوگنے کے ہوگیا ہے مگر پھر بھی بچت ہوتی ہے۔

آمدنی ۳۵ سال مین اگر روپیہ کی قیمت دو شلنگ قرض کر لیجاوے ۔۔۔ پونڈ سالانہ سے ۔۔۔ پونڈ ہوگئی ہے اور یہہ رقم خطیر سابق کی قلیل جمع کی نسبت آسانی کے ساتھہ وصول ہوتی ہے اور ۱۸۵۳ء کے نسبت اب رعایا زیادہ تر آسودہ اور فارغ البال ہے درحقیقت اگر انصاف کی نظر سے دیکھا جاوے تو یہ کل باتین نہایت تشفی بخش ہین اور یقین ہے کہ اون سے ہماری صاف گو نکتہ چین کی تشفی ہوجاویگی اور وہ اپنے غلطی پر معترف ہونگے۔

اب مین قریبًا ہر علاقہ کی کیفیت لکھہ چکا ہون اگرچہ اسمین شک نہین کہ یہ کیفیت جلدی مین لکھی گئی ہے لیکن اسپر بھی اگر مین اسبات کو ثابت نکر سکا کہ ہماری خواہش ترقی کے لئے اور ہماری کوشش اصلاح کی طرف ہے، تو مین بالکل اوس کام مین ناکامیاب ہوا جسکو مین نے اپنے اوپر لیا ہے۔

گو بہت کچھہ ہوچکا ہے، تاہم مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ ابھی بہت کچھہ کرنا باقی ہے، اس ریاست اور انگریزی صوبہ جات کے درمیان مین کوئی مقابلہ کرنا نازیبا اور ناموزون ہوگا، لیکن اگر آپ کے ناظرین اول اس ریاست کے صرف ۴۰ سال کے پچھلے کی حالت پر نگاہ ڈالدین اور اوس ترقی پر جو ہوئی غور کرین جو اگرچہ آہستہ آہستہ ہوئی ہے مگر مسلسل ہوئی ہے اور پھر آجکل کے حیدرآباد کی حالت پر نظر کرین تو اونکو ضرور اسبات کو تسلیم کرنا ہوگا کہ باوجود بہت سے مشکلات کے ہم سچے دل سے اپنے ملک کی بہتری کے

سے کوشش کر رہے ہین ۔

سر لیپل گریفن نے بڑا نام پیدا کیا ہے اور اون کو ہندوستان کا بڑا تجربہ ہے اسلئے حیدرآباد مین ہم سبھون کو افسوس ہے کہ اونہون نے یہانکی رزیڈنٹ کی خدمت قبول نکی مجھے یقین ہے کہ اگر وہ اس خدمت کو قبول کر لیتے تو اگرچہ اونکی تیز نگاہ ہمارے بہت سے نقصون پر پہنچ جاتی مگر اون کو اپنے انصاف پسند مزاج سے ہماری گورنمنٹ کی نسبت یہ بھی تسلیم کرنا پڑتا، کہ یہ گورنمنٹ صدق دلی سے ترقی اور اصلاح کی خواہش رکھتی ہے ۔ اس معاملہ کی نسبت مین اس موقع پر سر الورسینٹ جان کی شہادت دیتا ہون جو ۱۸۸۸ء مین حیدرآباد کے منصرم رزیڈنٹ تھے، گلبرگہ مین ایک دنر پر جو اپنی اونہون نے دی تھی اوسمین اونہون نے یہ کہا تھا کہ "جب مین پہلے مرتبہ حیدرآباد کو آیا، مین اسبات کا اقرار کرتا ہون کہ حیدرآباد کی نسبت جو خبرین مین نے سنی تھین اون سے مجھکو یہان کے متعلق عمدہ خیال پیدا نہین ہوا تھا، اکثر ہندوستان کے اخبارات مین مین نے ان خبرون کو دیکھا تھا، ان اخبارات مین حیدرآباد کی اچھی بری دونو باتین بیان کی گئین تھین، لیکن بالخصوص بری باتین زیادہ بیان کی گئی تھین، مگر جو کچھہ حیدرآباد کا حال مجھے کچھہ مہینے رہ کر اب معلوم ہوا ہے اوس سے مجھے کامل اطمینان ہوا ہے کہ انتظام ملک کی نسبت حیدرآباد ہندوستان کے تمام دیسی ریاستون سے اول ہونے مین کچھہ بہت دور نہین ہے اگر کوئی نقص ہین بھی تو وہ زیادہ تر پولیٹکل ہین نہ کہ انتظامی جو کہ ہر جگہہ پائے جائین گے لیکن یہ نقص معلوم ہین اور اونکا اعتراف کیا جاتا ہے اور جب کسی نقص کا اعتراف کیا گیا تو اوسکی نصف اصلاح ہو گئی"

پس میرا خیال ہے کہ اگر سر لیپل گریفن کو ہماری کامیابیون کا ذاتی علم ہوتا جو ہمنے باوجود

مشکلات سے حاصل کئے ہین تو وہ ہمارے انتظام پر اسقدر سخت الزام نہ لگاتے ۔

اب مین سر لیپل گریفن کے دوسرے الزام کی طرف رجوع ہوتا ہون اگرچہ یہ الزام پہلے الزام کے مانند صاف طور پر نہین بیان ہوا ہے مگر یہ معلوم ہوتا ہے کہ عبارت سے جو معنی فی الواقع مترشح ہین اون کے علاوہ کچھہ اور پوشیدہ معنی بھی ہین حیدرآباد کی سُرخی کے نیچے سر لیپل گریفن نے مندرجہ ذیل عبارت لکھی ہے ۔

"دیسی ریاستون کا آخری مجموعہ جو قابل غور ہے مسلمان ریاستین ہین جنمین حیدرآباد جو سب سے اعلی ریاست ہے اور نیز بھاولپور واقع پنجاب اور بھوپال واقع ملک متوسط شریک ہین ان ریاستون کے رئیسون کی وفاداری مین کوئی شک نہین ہے سب سے بڑی ریاست کا رئیس سلطنت مغلیہ کا صرف ایک لفٹنٹ گورنر اور فی الحقیقت اوس سلطنت کے زوال تک اوسکو خود مختاری حاصل نہ تھی مگر اسکے ساتھہ ہی یہ بھی یاد رہے کہ مسلمانون کی خلقی ذکاوت اور اسلام کی زندہ قوت کے سبب اور دنیا کے مختلف حصون مین اونکے صاحب حکومت ہونیکی وجہہ سے اب تک بہ نسبت دوسرے مقامات کے مسلمانی ریاستون اور شہرون مین زیادہ تر جوش اور پولیٹیکل سازشون کا وجود موجود ہے تاہم اس سے کسی دلیر اور دانشمند گورنمنٹ کو کوئی خوف نہ کہنا چاہئے، جو مفسدون اور سرکشون کو دیکھتے ہی پہچان سکتی ہے اور اون کو سزا دینے سے بالکل نہین ڈرتی ہندوستان مین انگریزی عملداری کے استقلال کے لئے اگر خطرہ ہے تو صرف مفسدون کی سرکوبی مین بیوقوفانہ بزدلی ظاہر کرنے سے ہے"

ان جملون مین جو الزامات درج ہین اونکی نسبت مین اپنے ہم مذہب لوگون کی طرف سے

بزور تمام اختلاف اور اعتراض کرتا ہون - جو دو صفتین سر لیپل گریفن نے ہم لوگون
مین بیان کی ہین، اور جو اون کی رای مین باعث خطر ہین، یعنے "ذکاوت" اور
ہمارے مذہب کی "زندہ قوت" وہی ہماری وفاداری کے بڑے اسباب ہین
ہندوستان مین کوئی سمجھدار آدمی خواہ وہ مسلمان ہو یا ہندو، انگریزی سلطنت کا
بدخواہ نہین ہی، اور اوسکی جگہہ کسی دوسرے سلطنت کا قیام پسند نہین کرتا ہی
اسبات کو سر لیپل نے بالکل صحیح بیان کیا ہی کہ باستثنا چند راجپوت خاندانون کے
ہندوستان مین کوئی خاندان نہوگا، جسکا وجود سرکار انگریزی کے طفیل سے نہین ہے
مگر حیدرآباد کے رئیسون سے مین سب سے پہلے رئیس آصفجاہ گزشتہ صدی کے شروع مین انگریزون
کے کاروبار ملکی مین مداخلت کرنے کے زمانہ سے پہلے خود مختار ہو لئے تھے، لو بمقابلہ
راجپوت خاندانون کے یہ خاندان کسیقدر بعد عروج کو پہونچا - اس زمانہ مین کوئی
ایک بھی ریاست نہین ہے جو ہندوستان کے سلطنت کا دعوی کرے اور اوسکے
دعوی کو دوسری ریاستین تسلیم کرلین، باوجود انگریزون کے اس ملک سے چلے جانیکی
اپنے آپ کو قوت بازو سے قایم رکھہ سکے، اگر انگریزی حکومت چلے جاوے تو خونریزی
اور ابتری گزشتہ صدی سے بدتر پھیل جاویگی، جبکہ دیسی حکومت کا وجود ممکن نہین ہے
تو کیا کوئی سمجھدار آدمی ہندوستان کو کسی اجنبی قوم کے قبضہ مین دیکھنا پسند کریگا،
صرف روس انگلند کی جگہہ لے سکتا ہی، تو کیا ہم اوس سے دادرسی اور حسن انتظام
کی توقع کرسکتے ہین، ہمنے اوسکی خودمختاری، ظلم اور تعدی کا حال جو وہ اپنی رعایا
پر کرتا ہے اسقدر سنا ہی کہ ہم ایک لحظہ کے لئے بھی نہین خیال کرسکتے کہ وہ ہمارے
ساتھ اوس عمدہ سلوک کا نصف بھی کریگا، جو اب ہمارے ساتھ ہوتا ہی - دیسی

ویسی ریاستون کے ظلم اون کے عہدہ دارون کی بد دیانتی اور اون کے عدالتون کی
ناانصافی کی نسبت چاہین جو کچھہ سر لیپل گریفن کہین لیکن ہم جانتے ہین کہ وہ حکومت
جسنے ہم سبکو متحد کر دیا ہی منصف ہی اور طرفداری سے مبرا ہی اور ہمارے ججون
کے ہاتھہ پاک ہین میری بات پر یقین کرو کہ کوئی سمجھہ دار آدمی ہندوستان مین
گورنمنٹ کی تبدیلی کا خواہان نہین ہی اسمین شبہہ نہین کہ مفسد لوگ اکثر جگہہ یہ وہ
لوگ ہین جو اپنی شکایتون کے ظاہر کرنے مین کچھہ شور و غل کیا کرتے ہین اور بجز
اُن کی ذات کے اونکا کوئی شریک نہین ہے - یہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے کہ جو شور
وغل ایک یا دو ایسے شخص کرتے ہین وہ اس رسوخ کے مقابلہ مین جو اونکو حاصل ہے
کہین بڑھکر ہوتا ہے -

مسلمانون کے بدخواہ نہونے کی اور ایک قوی تر دلیل اون کے مذہب کی زندہ
قوت ہی - ہمارا مذہب ہمارے لئے قانون ہے اور ہمارے روزانہ افعال کا
انتظام اوسکے ذریعہ سے ہوتا ہی مسلمانون کے لئے انگریزون سے لڑنا یا جہاد کرنا
یا مقابلہ کرنا یا حکومت مین رخنہ پیدا کرنا شرعاً ممنوع اور حرام اور گناہ ہی مسلمانون
کو اُسوقت لڑائی کرنا جایز ہے جبکہ مسلمانون کو فرایض مذہبی ادا کرنے مین ایذا
پہونچے اور تمام دنیا مین کوئی سمجھہ دار مسلمان یہہ نہین کہہ سکتا کہ انگلنڈ نے مسلمانونکو
مذہب کے معاملہ مین ایذا پہونچائی ہی برخلاف اسکے انگلنڈ ہمیشہ مسلمانی سلطنتون کا حامی
اور مددگار رہا ہے اور اوسکی حکومت مین بہ نسبت کسی دوسرے مسلمانی سلطنت
کے زیادہ مسلمان ہین انگریزی حکومت کے سایہ مین مسلمانون کے ساتھہ منصفانہ
سلوک ہوا ہے اور مذہبی فرایض و رسوم کے ادا کرنے مین وہ کامل آزاد رہے ہین

اور اس لئے انگریزی سلطنت کے خلاف جہاد کرنے کے خیالات کو ہر ایک سمجھدار مسلمان فوراً برا کہیگا اور برا کہتا ہے اس معاملہ مین انگریزی جاننے والون کو ایک کتاب بتاتا ہون جسکو اس ریاست کے ایک اعلیٰ عہدہ دار مولوی چراغ علی صاحب نے تصنیف کرکے شایع کیا ہے اس کتاب سے مسئلہ جہاد سے بحث کی گئی ہے اور وہ تھیکر اسپنگ کے مطبع مین بمقام کلکتہ چھپی ہے -

مجھے یہ بھی کہنا پڑتا ہے کہ حیدرآباد کے عنوان مین بدخواہی اور بغاوت کی طرف کنایہ نہایت دل دکھانے والا ہے خصوصاً اوس صورت مین جبکہ سرکار عظمت مدار اور سرکار عالی کے باہمی تعلقات پر غور کیا جاوے - قریب سو برس سے ہم انگریزی سلطنت کے اول سے وفادار دوست رہے ہین سرنگ پٹن اور آسائی مین ہمارے سپاہی پہلو بہ پہلو آپکے سپاہیون کے ساتھ لڑے ہین غدر کے زمانہ مین حیدرآباد کے مستقل اور خیرخواہانہ برتاؤ نے شعلۂ بغاوت کو جنوب مین پھیلنے سے روک دیا - اب بھی ہمنے پچھلے سالون مین محبت اور دوستی کے خیالات کے اظہار مین کبھی تامل نہین کیا - پانچ سال پیشتر جبکہ روس کی کارروائیون سے گھبراہٹ پیدا ہوئی تھی تو ہمارے حضرت بندگانعالی نے اپنی فوج گورنمنٹ انگریزی کے تفویض کرنے کے لئے سب سے پہلے آمادگی ظاہر کی تھی جب سرحد کی حفاظت کے تجاویز قرار پاچکین تو ہمارے حضور پرنور نے فوراً ساٹھ لاکھ روپیہ یعنے پانچ لاکھ پونڈ کی اپنی طرف سے عطیہ دینے کی خواہش ظاہر کی اور پہلے موقع پر مدارالمہام حال نے جو اوس زمانہ مین خدمت وزارت پر سرفراز نہ تھے فوج کے ساتھ خود جانیکا ارادہ ظاہر کیا اور دوسرے موقع پر کل ساٹھ لاکھ روپیہ اپنے خانگی خزانہ سے دینے پر آمادہ تھے - مین جانتا ہون

کہ سیدہے ہاتھ سے جو کیا جاوے اوسکی خبر بائین ہاتھ کو بھی نہونی چاہیئے - اسلئے کسی معمولی صورت مین ان واقعات کا ذکر کرنا کبھی جایز نہ رکھتا، لیکن جبکہ حیدرآباد کی نسبت بدخواہی اور بغاوت کے الفاظ استعمال کئے گئے ہین تو اس لئے یہ ضرور ہی کہ ہم اپنی وفاداری اور دوستی کا خاطرخواہ ثبوت پیش کرین -

سرلیپل گریفن نے بیان کیا ہی کہ مفسدون کی سرکوبی مین بیوقوفانہ بزدلی ظاہر کرنے سے انگریزی حکومت کے استقلال کو خطرہ ہی - مین اسبات کو نہین سمجھتا ہون کہ اونکا اس سے کیا مطلب ہی مین نہین خیال کرتا کہ وہ کانگریس پر ایسا سخت الزام لگاتے ہین - مین خود کانگریس کا طرفدار نہین ہون اور نہ مین اوسکا معتقد ہون، لیکن مین اوسکے اراکین پر بغاوت کا الزام نہین لگا سکتا - البتہ ایک خطرہ کو مین مین اوٹھتا ہوا دیکھتا ہون اور اوسکی اصلیت زیادہ تر یورپ مین ہی وہ یہہ ہے کہ مغربی ریڈیکل خیالات مشرقی لوگون کے دلون مین جنکو ابھی پوری قابلیت حاصل نہین ہے سمائے جا رہے ہین جب ہم بڑے بڑے انگریزی اسٹیٹمینون کو آزادی کا طالب دیکھتے ہین تو ہم پیچ و تاب کھاتے ہین اور قدرتی طور پر چند تعلیم یافتہ اور تیز ذہن بنگالی کاغذی انتظام بنانے لگتے ہین - ہندوستان اور انگلستان مین جو بہت کچھہ غلط فہمیان پیدا ہوتی ہین اون کی وجہ اس مسئلہ پر غور کرنے سے معلوم ہو جاویگی کہ آپ لوگ صدیون کی آزادی کے ساتھہ جو آپ کو مختلف جھگڑون اور نقصانون کے بعد حاصل ہوئی ہے، ہم لوگون کی جانچ اپنے پیمانہ سے کرتے ہین، اور ہم لوگ جنہون نے صرف آزادی کے معنی سمجھنا شروع کئے ہین فوراً اوس آزادی کے تمام حقوق کو بغیر پہلے تعلیم پانے کے چاہنے لگتے ہین، یہ غیر ممکن بات ہے کہ صرف اسّی سال کے

امن و امان کے زمانہ کے بعد جو ملک دکن اور جنوبی ہندوستان مین رہا ہی لوگ پچھلے باتونکو یا عادتونکو بھول جائین جو صدیون کی بدانتظامی کے نتیجون سے پیدا ہوی ہین پچھلے زمانہ کی بری عادتون اور زمانہ حال کے ریڈیکل خیالات کے درمیان ٹھیک اوسط قایم رکھنا اور اوسپر چلنا ایک نہایت مشکل بات ہی —

مجھے یقین ہے کہ سر لیپل گریفن نے دیسی ریاستون پر بالعموم اور حیدرآباد پر بالخصوص جو دو بڑے الزام لگائے ہین اونکا جواب بن سنے کسیقدر کامیابی کے ساتھ دیدیا لیکن سر لیپل گریفن نے دیسی ریاستون کی بدانتظامی کے دو وجوہات اور بیان کی ہین — ایک وجہہ کا تعلق خاصکر حیدرآباد سے — اور دوسرے کا تعلق بالعموم دیسی گورنمنٹون سے اور اس لئے حیدرآباد سے بھی ہی — حیدرآباد کے ذکر مین سر لیپل گریفن نے مندرجہ ذیل عبارت لکھی ہے —

"حیدرآباد کی فنانشیل دغابازیون نے بالفعل اس ملک مین عام شہرت حاصل کی ہے اس ریاست کے تمام مشکلون کا بڑا سبب ایک یہ ہے کہ ہمارے عہدنامون کے روسے دوسرے مقامات کی طرح وہان یورپین کے تقرر کی ممانعت نہین ہے اسکا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ اس ملک مین بڑے نمونہ کے یورپین قسمت آزمانے والے جمع ہوگئے ہین جنکے سازشون کی روک مشکل ہے اور جنکو سوائے اسکے کوئی خیال نہین ہے کہ نظام اور اون کے مدارالمہامون سے روپیہ ٹھگین"

مین نہین سمجھہ سکتا ہون کہ سر لیپل گریفن نے ایسی بے بنیاد بات کیون کہی — برٹش گورنمنٹ کے ساتھہ ہمارے عہدنامہ درحقیقت اسقدر سخت ہین اور اون کے شرایط پر ایسی پوری پوری نگرانی رکھی جاتی ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا کی اجازت پہلے سے حاصل کئے بغیر سرکار یا کوئی امیر کسی ایک یورپین کو بھی اپنی خدمت مین

رکھہ نہین سکتا' اگر اسطرحپر کوئی شخص مامور بھی کیا جاوے تو گورنمنٹ کی منظوری حاصل کئے بغیر اوسکی تنخواہ مقررہ مین کوئی اضافہ نہین ہوسکتا ہی - یہ بات قابل مضحکہ کے ہی کہ ایسے لوگون کو " ایک گروہ قسمت آزما " کے لقب سے نامزد کیا جاوے جنمین بہت سے ایسی اشخاص ہین جو اپنی لیاقت اور عمدہ چال چلن کے لئے خاص طور پر منتخب کئے گئے -

سر لیپل گریفن کے بلا تمیز الزامون نے اون یوروپین عہدہ دارون کے دلون کو بہت بڑا رنج پہونچایا ہے' جو یہان مختلف خدمات پر مامور ہین -

سر لیپل گریفن کی یہ غلطی ایسی تعجب خیز ہے کہ میرے نزدیک جسوقت اونہون نے وہ الفاظ استعمال کئے تھے اوسوقت اونکے دلمین اور کسی قسم کے لوگون کا خیال ہوگا' اور ان یوروپین لوگون پر اشارہ کرنیکا ارادہ نہوگا جو بالفعل سرکاری یا خانگی اشخاص کی ملازمت مین مامور ہین' مگر اون الفاظ کے مضمون سے وہی معنی نکلتے ہین جو اوپر لکھے ہین - اسلئے مین ایسی صاف طور سے کہنا چاہتا ہون کہ جس سے کوئی غلط فہمی نہوسکے - حیدرآباد کے تمام یوروپین عہدہ دار خواہ سرکاری ملازم ہون یا خانگی ایسے لوگ ہین جنکے خدمات سے ہم ہر طرح ممنون ہین' اور جنکے عمدہ چال چلن اور اخلاق کے ہم بہت بڑی قدر کرتے ہین -

ایک بات مین حیدرآباد تمام ہندوستان سے ایک نہایت خوش آیندہ طور پر مستثنی ہے کسی دوسرے شہر مین خواہ برٹش عملداری مین ہو یا دیسی ریاستون مین یوروپین اور دیسی لوگ حیدرآباد کی طرح اختلاط کے ساتھہ میل جول نہین رکھتے ہین حیدرآباد مین یہہ دونون فریق برابری کے ساتھہ ملتے ہین اور ایک انگریز اور

دیسی جنٹلمین مین گاڑہی دوستی کا پیدا ہونا کوئی غیر معمولی بات نہین ہے - یہہ دوستی باہمی عزت اور وقعت کی نگاہ سے دیکھنے سے پیدا ہوتی ہے اور اس سے زیادہ ایک ایسی حالت کا ثبوت ملتا ہے کہ جو سر لیپل گریفن کے بیانات کے مخالف ہے -

سر لیپل گریفن دکن کے معدنی معاملات کی نظیر دیکر بیان کرتے ہین کہ " اوس مقدمہ کو غور کے ساتھہ دیکھنے سے ہر غور کرنے والے شخص کو مالی کارروائی کے مشرقی اور مغربی طریقون کی حقیقت معلوم ہوجاویگی - مگر اوس سے پوست کندہ حال معلوم نہو سکیگا اور نہ دیسی ریاستون کے عہدہ دارون کی معمولی دغابازی کا خیال ہوسکیگا جہان ایمانداری کا نام تک نہین ہے " سر لیپل گریفن خیال کرتے ہین کہ دکن کے معدنیات کا یہ مذموم معاملہ ایک خاص طور کے بُرے قسمت آزماؤن کے سبب سے پیدا ہوجس سے سر لیپل گریفن کے قول کے بموجب حیدرآباد بہرا ہوا ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ اجارہ کے دینے مین یا کمپنی کے قایم کرنے مین کمپنی کے قایم کرنیوالون (پراموٹر) کے سوای ہندوستان کے کسی یوروپین کی خواہ وہ قسمت آزما ہو یا اور کوئی شخص ہو کوئی مداخلت نہ تھی تمام خط وکتابت رزیڈنٹ کے ذریعہ سے ہوئی تھی اوسکے بعد گورنمنٹ آف انڈیا نے یہ معاملہ ہمارے ہاتھہ سے نکال لیا اور کمپنی لندن مین اون شرایط پر قایم ہوئی جنکو سرکار ہند نے منظور کیا تھا - باستثنا ایک شخص کے کسی حیدرآبادی عہدہ دار کو اوس عظیم لوٹ مین کوئی حصہ نہین ملا تھا جسکو اجارہ دارون نے آپس مین تقسیم کرلیا تھا - اس بدنصیب کمپنی کے حصہ دارون نے جو نقصان اوٹھایا اور وہ جو کہ کھایا اوسکے لئے اونکو حیدرآبادی قسمت آزماؤن یا دغابازون کا نہین بلکہ لندن کے پراموٹرون کا شکریہ ادا کرنا چاہیے خاص اجارہ کے متعلق یہ کہا جاسکتا ہے کہ حیدرآباد کے عہدہ دارون پر اوسکی نسبت

کوئی الزام نہین لگایا جاسکتا ہی، ہمکو معلوم تھا کہ یہان بیش بہا کوئلون کی کانین اور دوسرے معدنی اشیاء اور قدیم سونے اور ہیرے کے معادن موجود ہین، ہم نے جب اپنے معدنی حقوق کا اجارہ دیا تو محض نیک نیتی سے دیا تھا، اور ہمارا یہ ہی منشا تھا کہ ملک کے معادن مین ترقی دیجاوے ہم البتہ یہ شکایت کرسکتے ہین کہ اسٹاک اسکنج کے کارروائیون کی جو ہمکو قدرتی لاعلمی ہے اوس سے دوسرون نے فائدہ اوٹھایا مگر انصافاً یہ الزام ہمپر نہین لگایا جاسکتا ہی کہ ہمنے پبلک کو دہوکا دیا درحقیقت حصہ دارون سے بھی زیادہ ہمارا نقصان ہوا ہے - کیونکہ ہمنے اپنے بیش بہا ملکیت بلا کسی معاوضہ کے ایک ایسی کمپنی کو دیدی ہے جس کے اوسکی ترقی کے لئے سرمایہ نہین ہے - اب مین اوس دوسری بات سے بحث کرنا چاہتا ہون جس کو سر لیپل گریفن نے دیسی ریاستون کے عام بدانتظامی کا سبب بیان کیا ہی یعنے رؤسا کی بے پروائی اور ملکی معاملات مین اونکی غفلت، عیاشی، اور نفس پروری، وہ ہندوستانی رئیسون کی تصویر اسطور پر کھینچتے ہین کہ "نوجوان رئیس کے کانون مین جو چارون طرف سے ستار بجانیوالون اور مصاحبون اور کنچنون سے گھرا رہتا ہی، فرض منصبی کی صدا نہین پہونچتی ہی کیونکہ اوسکی طبیعت عورتون کی چوڑیون کی جھنکار اور طنبورہ کی صدا سنکر عشق و شراب کی طرف مایل ہوجاتی ہے"۔ یہ تصویر گو مصور کے تصویر کشی کے فن مین اوستاد ہونے کی وجہہ سے کیسی ہی دلپر اثر کرنے والی ہو، لیکن جہانتک حیدرآباد اور یہان کے رئیس سے تعلق ہے بُرے خط و خال دکھاتی ہے - یہ یاد رکھنا چاہئے کہ حیدرآباد کے مدار المہام کی حالت دوسرے دیسی ریاستون کے دیوانون سے بالکل جداگانہ ہے، جہانتک انتظام سے تعلق ہے مدار المہام کو پورا اختیار ہے وہ کام کے تفصیلی معاملات کے

خود ذمہ دار ہین اور صرف حضرت اقدس و اعلیٰ کے بارگاہ مین جوابدہ سمجھے جاتے ہین
جہانتک کہ حضرت کی ذات سے تعلق ہے اگرچہ انتظام کے تفصیلی کامون کو حضرت خود
انجام نہین فرماتے لیکن معاملات ریاست کے ساتھ خاص قسم کی دلچسپی ہے یہان تک کہ
کوئی ایسا حکم جس سے رعایا کے حقوق کو تعلق ہو بغیر خاص منظوری حضرت کے جاری نہین
ہوسکتا، مدار المہام کے لئے ہفتہ مین تین مرتبہ حضرت کے حضور مین حاضر ہونا لازم ہے
تاکہ معاملات ریاست سے اطلاع دیتے رہین اور ان موقعون پر حضرت اقدس اعلیٰ تمام
کارروائیون مین نہایت دلچسپی ظاہر فرماتے ہین اسلئے یہ کہنا درست نہین ہے کہ عیش
وعشرت، اونکے فرض منصبی مین مداخلت کرتا ہے - بخلاف اسکے انتظامی امور مین
نہایت متوجہ ہین اور تمام کاغذات جو پیش ہوتے ہین اونپر حکم صادر کرنے سے پہلے
احتیاط کے ساتھ غور فرماتے ہین کام کی طرف حضرت کے توجہ کی مثالین پیش کرنا میرا
کام نہین ہے چھوٹا منہ بڑی بات لیکن مین اس توجہ کے نتایج بتا سکتا ہون - بیشک
آیندہ موسم سرما مین ہمارے انگریز دوست ہمین اپنی ملاقات سے عزت بخشین گے،
اور اس عرصہ مین اگر اونمین سے کوئی میری کچہری مین تشریف لاوین گے تو مین اونکو
ایسی جلدین کی جلدین بتاؤنگا جنمین ہمارے حضرت خداوند نعمت کے دست مبارک کے
لکھے احکام کے سوا اور کچھ نہین ہے - غالباً یوروپین ناظرین کو نہین معلوم ہے کہ
حضرت کی خانگی آمدنی کا بہت بڑا حصہ تعلقات صرف خاص سے وصول ہوتا ہے یہ تعلقات
اس ریاست کے مختلف اضلاع مین واقع ہین اور صرف خاص کی جملہ آمدنی تخمیناً پانچ لاکھ
پونڈ ہے ان تعلقات کے معاملات کا تصفیہ خاص حضرت اقدس و اعلیٰ کے حکم اور نگرانی
سے ہوتا ہے - پس خیال مین آسکتا ہے کہ اس کام مین بڑا حصہ حضرت کے وقت کا

صرف ہوتا ہے -

مجھے تعجب ہوتا ہے کہ گریفن صاحب نے عموماً رئیسون کو عیش پرست کیونکر کہا، اگر اون کو معلوم ہوتا کہ ہمارے رئیس کیسے مردانہ اشغال مین مشغول رہتے ہین اور اونکی جفاکشی اور محنت کی کیا حالت ہے تو ایسا الزام عام نہ لگاتے - اسی سال کا یہ حال ہے کہ گرمیون کے دنون مین جبکہ بڑے بڑے درجہ کے حضرات یوروپین ہمالیہ اور نیلگری کے پہاڑون پر گرمی کے بچنے سے تشریف رکھتے تھے، اور آفتاب کی حرارت سے وہان کی سردی مین پناہ لیتے تھے، ہمارا بہادر اور جوانمرد رئیس اپنے ملک کے دورہ مین مصروف تھا اور اوس سے نہ صرف شکار یا تفریح طبع منظور تھی بلکہ خاص غرض یہی تھی کہ کوئلہ کے کانون کا ملاحظہ فرماوین اور جو دولت و خزانے اس سرزمین مین چھپا رکھے ہین اوسے دیکھین کیا جو شخص عیش و عشرت کا بندہ ہوگا اوس سے ایسے مردانہ کام ہوسکتے ہین یا وہ ایسی محنت و تکلیف گوارا کرسکتا ہے - یہ بھی سب جانتے ہین کہ ہمارے حضرت کو شکار کا ازحد شوق ہے، اور یہی ایک بات اسکی دلیل ہے کہ ہمارے حضرت بندگانعالی نہایت محنتی چست تیز اور مستعد نوجوان ہین جن یوروپین سیاحون نے حضور کو شرطون کے زمانہ مین خود چوکڑا ہانکتے ہوئے دیکھا ہے یا جنہون نے عالیجناب ڈیوک آف کانات کی تشریف آوری کے وقت نیزہ بازی کے کھیل مین حضرت کی چستی اور مستعدی کو ملاحظہ فرمایا ہے مجھے یقین ہے وہ ہرگز یہ نہ کہین گے کہ جو تصویر سر لیپل گریفن نے کھینچی ہے وہ ہمارے حضرت خداوند نعمت پر صادق آتی ہے - یہ کون کہتا ہے کہ ہندوستانی رئیسون اور امیرون کو کسبیون کے ناچ سے پرہیز ہے اور کیون ہو - یہ اس ملک کا قدیمی رواج ہے اسلئے اگر

کوئی رئیس ناچ نہ دیکھے تو البتہ تعجب کیا جاسکتا ہے۔ مگر یہ الزام ہمارے اوپر ہی کیون لگایا جاتا ہے، کیا ہمارے یوروپین دوست شاہزادون سے لیکر عوام الناس تک ایسی دل خوش کن باتون مین ہمارے شریک نہین ہین، اور کیا وہ ایسے چیزون سے پرہیز کرتے ہین، بلکہ اگر انصاف سے دیکھا جاوے تو لنڈن کے الحمرا، اور پیرس کے ایڈن وغیرہ تھیٹر مین جو اندر کا اکھاڑہ نظر آتا ہے اور جہان پری پیکر نازنینون کے جھنڈ کے جھنڈ پردہ اوٹھتے ہی اوچھلتے کودتے ناچتے گاتے باہر نکل آتے ہین، اور اپنے دلفریب غمزون اور توبہ شکن اداؤن سے دیکھنے والون کا دین اور دل غارت کرتے ہین، اون کے تماشے اور ناچ گانے کے مقابلہ مین تو گویا ہم کچھ کرتے ہی نہین، جس نے ان دین و ایمان کے برباد کرنے والے تماشون کو لندن و پیرس مین دیکھا ہوگا وہ سمجھ سکتا ہے کہ بربط کی آواز اور چوڑون کی جھنکار کچھ ایشیائی لوگون ہی پر اپنا اثر نہین کرتے بلکہ یہ کمبخت آواز مغرب مین بھی حضرات یوروپین کے دل و دماغ پر اپنی پوری پوری تاثیر کرتی ہے۔

مین انکار نہین کرسکتا کہ ایسے ہندوستانی رئیس نہین ہین جو اپنے فرایض مین غفلت کرتے اور جو ناچ رنگ مین ڈوبے ہوے رہتے ہین، مگر کیا مغربی قومون نے ناچ و رنگ اور دیگر اقسام عیش و عشرت مین عموماً پورے طور سے ہمیشہ اعتدال رکھا ہے اور فرایض کو تفریح پر ہمیشہ مقدم جانا ہے مین تو نہین سمجھ سکتا کہ اسکا کوئی عام دعوی کرسکے۔ سر لیپل گریفن نے اخلاق کی نسبت جو وعظ فرمایا ہے اوسکی ضرورت اور وقعت کتنی ہی کیون نہو مگر اوس رئیس کی نسبت جسکی نوکری کا شرف

مجھے حاصل ہے وہ وعظ بالکل ناواجب اور صدای بے ہنگام ہے -

مین نہایت دعوی سے کہہ سکتا ہون کہ بہت کم رئیس ایسے ہونگے جنہون نے سلطنت کی ذمہ داریون اور ریاست کے فرایض کو ہمارے حضور پرنور سے بڑہ کر سمجہا ہو اور اپنے عہد دولت مین عیش وعشرت کو کامون مین دخل دینے دیا ہو - درحقیقت کوئی شخص جو پچہلے چند سال کی تاریخ اس ریاست کی لکہی اوسکی کتاب ناقص اور ناتمام سمجہی جاویگی، اگر اوس بیدار مغزی بلکہ نفس کشی کا ذکر کمال فخر ومباہات کے ساتھ نہ کیا جاوے جو کہ ہمارے حضرت اپنے اعلیٰ درجہ کے فرایض کے ادا کرنے مین ہمیشہ نہایت خوشی کے ساتھ دکھلا رہے ہین فقط ۳۰ اگست ۱۸۸۹ء

محسن الملک

پولیٹکل وفنانس سکرٹری حیدرآباد

اخبارونکی رائین

بمبئی گزٹ مطبوعہ ۲۸ اکٹوبر ۱۸۸۹ء

جسوقت سرلیپل گریفن نے دیسی ریاستون کے رؤسا اور منتظمون کی شان مین
ہجویہ تقریر کی تہی اُسوقت اُن کے دلمین غالبًا یہ خیال بمشکل پیدا ہوا ہوگا کہ اُن ہی منتظمون
مین سے ایک شخص نائن ٹینتھ سنچوری مین بھی اُسکا جواب لکھے گا - اگر انہین کسی ایسے
بچاؤ کے امکان کا خیال رہتا جو حسابون پر مبنی اور سر رچرڈ ٹیمپل - سر اولیور سنجن
اور مسٹر کارڈری جیسے برٹش رزیڈنٹ اور منتظمون کی شہادت پر حصر ہوتا تو یہ خیال
کرنا واجب ہی کہ لکچرار وسیع الزامات پر تھوڑا ہی سا بھروسا کرکے اپنے آپ کو ایسی
واقعات اور ہندسون کے حصار مین پناہ گزین کر لیتے جو اتنی کم مدت مین دستیاب
ہوتے - مگر اب صورت یہ ہوئی ہے کہ نوّاب محسن الملک نے جو زیادہ تر مہدیعلی کے
نام سے مشہور ہین حیدرآباد کے انتظام کو سرلیپل گریفن کی نکتہ چینیون سے بچانے کا کام
بہت سہل پایا ہے - نوّاب موصوف کو صرف اتنا ہی کرنا پڑا ہے کہ اُن الزامون
کے مقابل جو بے سروپا طور پر لگائے گئے تھے واقعات پیش کئے جائین اور اس مین
اُنھون نے پوری کامیابی حاصل کی ہے - ہمارے لندنی نامہ نگار نے لکھا ہی کہ جن لوگون
نے اُس کامیابی کو تسلیم کیا ہی جو مہدیعلی نے سرلیپل گریفن کے الزامات اُٹھا دینے
مین حاصل کی ہے اُنہین افسوس ہی کہ نواب موصوف نے اپنی مخاطب کو بخوبی سرزنش
نہین کی بلکہ لوگون کا یہانتک قول ہی کہ اس جواب کے مصنف نے بہت ہی میٹھے پن سے
کام لیا ہی - ہم اس نرم جوابی کے الزام پر اعتراض کرتے ہین - لکچرار کی ساتھ

سخت کلامی کرنے اور اُن کے طریقہ کی نقالی سے احتراز کرنے مین جواب کی وقعت بہت بڑھ گئی ہے - اینگلو انڈین مصنفون کا ایک بڑا قصور یہ ہوتا ہی کہ وہ زبان زوری سے اثر پیدا کرنا چاہتے ہین - وہ تصویر کو دلفریب بنانے کی غرض سے اتنے موٹے قلم سے رنگ آمیزی کرتے ہین کہ تصویر کے خطوط پر چھینٹے پڑ جاتے ہین اور تصویر کا چہرہ بجائے اصل شبیہہ کے ایک بے ڈھنگا چہرہ بن جاتا ہی - الفاظ اس غرض سے استعمال کئے جاتے ہین کہ وہ سخت ہین نہ اس لئے کہ وہ صحیح اور مناسب ہین - لارڈ بکنس فیلڈ ایسی تحریرات کے بابمین کہتے تھے کہ اُنمین نزاکت یا لوچ پیدا نہین ہی - مگر ہم کہتے ہین کہ اُن مین تو حقیقت نمائی کی بھی شان نہین ہے اور اکثر اوقات اُن سے وہ اثر بھی پیدا نہین ہوتا جسکی خاطر اتنی بڑی جانفشانی کیجاتی ہے - ایسی فصاحتی الزامون کے جواب دینے مین جو اس قسم کے دلفریب مگر ضرر رسان پیرایہ مین لگائے جاتے ہین وُہی طریقہ پُر اثر ہے جس سے ہر الزام کو اصل واقعہ کی کسوٹی پر کسا جائے - اس لحاظ سے مہدیعلی کے جواب مین کوئی کسر باقی نہین رہی - جہان جہان لکچرار پر اشارہ کیا گیا ہی وہان تہذیب اور اخلاق کو ملحوظ رکھا ہی - تمہید ہی مین سر لیپل گریفن کی عمدہ لیاقت اُن کے ہندوستانی تجربہ اور نیم آزاد اور متوسط المرام ریاستون کی اعلیٰ واقفیت اور اُنکی عظیم الشان علمی قوتون کا بیان کیا گیا ہے جن سے وہ ایسی عمدہ تصویرین کھینچنے کے قابل ہین جس کی رنگ آمیزی دلفریب ہی - تمام جواب مین لکچرار کی نیک نیتی تسلیم کی گئی ہے اور مصنف نے لیاقت اور تہذیب کے ساتھ افسوس ظاہر کیا ہی کہ سر لیپل گریفن حیدرآباد کی رزیڈنسی کا عہدہ قبول نہ کر سکے جس کے قبول کرنے سے اُن کو یہ دیکھنے کا موقع ملتا کہ جو رائے نامکمل اور بوسیدہ ذریعون سے پیدا کی ہوئی اطلاعون

پر اونہون نے قایم کی تہی وہ کسقدر غلط تھی - نیز وہ کارگر چرکا دینے سے پہلے بھی مدح سرائی کرتے ہین چنانچہ وہ سرلیپل گریفن کی دیسی ریاستون کی بدانتظامی کی تصویر کا اس کے عام خطوط کی حد تک صحیح ہونا بتاتے ہین اور صاف دلی سے اقبال کرتے ہین کہ بہرکیف وہ ایک پُر اثر تصویر ہی جو ایک ڈرامانویس کی قابلیت سے کھینچی گئی ہے - مگر اس کے بعد وہ اُن رنگون کی قلعی کھولتے ہین جو مصوّر کے رنگ دان مین جہرے ہوئے ہین - سرلیپل گریفن کا بیان ہی کہ دیسی ریاستونکی بدانتظامی عجیب و غریب ہے - ہندو راجہ مسلمان رعایا پر ظلم کرتے ہین اور مسلمان رئیس اپنی ہندو رعایا پر تشدّد جایز رکہتے ہین - دیسی سرکارون کا صرف یہی مقصود ہوتا ہی کہ ناممکن خراج جمع کرین اور کاشتکارون پر بیرحمی کا برتاؤ کرین - اگر یہ حالت درحقیقت موجود ہوتی تو نہ صرف دیسی رؤسا اور منتظمون پر سخت الزامون کا باعث ہوتے بلکہ شہنشاہی قوّۃ کی بھی بدنامی کا باعث ہوتی اور اُس سے یہ ثابت ہوتا کہ ہندوستان مین جس برٹش تہذیب کا فخر کیا جاتا ہی وہ صرف دکھاوے اور دہوکے کی بات ہی - سرلیپل گریفن نے اپنی تصویر کے اس پہلو پر غور نہین کیا اور نہ مہدیعلی کا دہیان اِدہر گیا - یہ حیدرآبادی عہدہ دار دوسرے لوگون کی طرف سی لاٹھی اُٹھانے کی معذرت کرتا ہی اور صرف ریاست نظام کی جانب سے حمایت کرنے پر اکتفا کرتا ہی - راقم مضمون کا بیان ہی کہ سرلیپل گریفن نے جن کو افغانستان اور راجستان کا اعلیٰ تجربہ ہی ریاست نظام مین کبہی قدم رنجہ نہین فرمایا اسلئے نواب موصوف اُس ریاست کی نسبت چند واقعات پیش کرتے ہین جسکے ساتھ اُنکا نام لیا جاتا ہی اور جہان اُنہون نے اپنی عمر کے پندرہ سال صرف کئے ہین - اِن عام الزامات کے جوابات مین جو دوسری دیسی ریاستون کے ساتھ حیدرآباد پر بھی لگائے گئے ہین کہ "اسلامی حکومت ہندو رعایا

ظلم کرتی ہی اور ناممکن الحصول جمع وصول کرنیکے لئے کاشتکارون کو پامال کرتی ہی
اور عدالت کی مسند پر رشوت جلوس کرتی ہی اور ظلم اور زیادتی گویا دستور العمل ہوگیا ہی
اور عہدہ دار ادنی سے اعلی تک اس قدر مرتشی ہین کہ مایوسی کی نوبت پہنچ گئی ہی"
یہ تجربہ کار منتظم ایسے واقعات کا ایک علانیہ تختہ پیش کرتے ہین جو ایسی سرکاری دستاویزون
مین مندرج ہی جن کی تصدیق اور تنقیح سر رچرڈ ٹمپل جیسے دقیقہ رس اور باریک بین عہدہ دارون
نے کی ہی جو قدرۃً اور تعلیماً کسی چیز کو کسی کے سہارے نہین تسلیم کرتے - یہ تجربہ کار
منتظم بتاتے ہین کہ اگرچہ وہ تصویر جو کالونیل انسٹیٹیوٹ کے سامنے رکھی گئی تھی حیدرآباد
کی ۴۵ سال پیشتر کی حالت کے ساتھ غالباً مناسبت رکھتی ہے مگر اس کے بعد انتظام
کی تاریخ اصلاح اور ترقی حاصل کرنیکے لئے مسلسل اور کامیاب کوششون کی تاریخ ہی
سر سالار جنگ اول نے جو ایک نہایت قابل اور مستقل الطبیعت انسان تھے ریاستی انتظام
مین جانفشانی کے ساتھ اپنے آپ کو قربان کیا اور باوجود ہجوم مشکلات اور دشکلی کے
وہ ملک کی حالت بدل دینے مین تمامہ کامیاب ہوے - انہون نے بمبئی کا مالی طریقہ اختیار
کیا اور ملک کے بڑے حصہ کی پیمایش کرائی جس سے رعایا کا بار کم ہوا اور آمدنی مین
اضافہ ہوکر بروقت وصول ہونے لگا - یہ کام اب تک جاری ہی اور گزشتہ ۳۴ سال کے
عرصہ مین اس پر ۳۴ لاکھ صرف ہوے - ان مصارف کثیرہ کا معاوضہ جدید اراضی
مزروعہ سے مل گیا ہے - برٹش قلمرو کے مقابل حیدرآباد کی جمع مالگزاری سخت
نہین کہی جاسکتی کیونکہ جب نظام کے ملک سے رعایا دوسرے ممالک مین کم جاتی ہے
تو باہر سے بہت زیادہ لوگ مسلسل چلے آتے ہین - نظام کے باقیماندہ نصف ملک مین
بندوبست کا کام سر ڈنلاپ کی زیر نگرانی جاری ہی جو برار کے ایک تجربہ کار عہدہ دار

ہین - یہ برٹش عہدہ دار صاف طور پر ظاہر کرتے ہین کہ جہان جہان نئی جمع لگائی گئی ہے وہان کی رعایا برٹش اضلاع کی رعایا کی برابر آسودہ ہے - اسی غرض سے سرکار نے پچیس سال تک بڑی بڑی رقمین سالانہ خرچ کین اور اب پیمایش کی تکمیل کے لئے زیادہ خرچ گوارا کیا ہے - اُس سخت دہارہ کی نسبت جو ظاہرا غیر پیمایش شدہ اضلاع سے لیا جاتا ہے مہدیعلی کا بیان ہے کہ جب کسی گانو مین یہ پایا جاتا ہے کہ فی ایکر سو روپیہ یا اس سے بھی زیادہ وصول کیا جاتا ہے تو ہمیشہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ کاشتکار جتنی ایکر زمین کا دہارہ ادا کرتا ہے اُس سے پنج گونہ ایکر زیادہ کام مین لاتا ہے - اور اگرچہ تری کی زمین کا دہارہ جس سے بہت بڑی زراعت ہوتی ہے تالاب مین پانی کی بکثرت ہونے کی حالت مین زیادہ مقرر ہے مگر جب فصل اچھی نہین ہوتی اور تالاب کا پانی گہٹ جاتا ہے تو ہمیشہ معافی دی جاتی ہے - یہ بات دیسی ریاستون کی اُس عام طریقہ کے مطابق ہے کہ اچھی فصلون مین رعایا سے زیادہ محصول لیا جائے اور خراب فصلون مین کم لیا جائے یا بالکل معاف کر دیا جائے - برٹش طریقہ زیادہ تر اُس طریقہ سے مناسب ہے - جمع کی زیادہ سے زیادہ شرح معتدل ہوتی ہے - مگر وہ خراب فصلون مین بھی وصول کیجاتی ہے اور بعض اوقات قحط کے بعد بھی وصول کر لی جاتی ہے - اسوقت ہمین اس بات کی پروا نہین ہے کہ کونسا فایدہ مند طریقہ ہے - اس مسئلہ پر آج کل بحث چھڑتی ہے اور سرکار نظام نے صحیح طور پر یا غلطی سے بمبئی کا طریقہ اختیار کیا ہے - شاید اس اصول کا دلفریب پہلو دیکھکر مسٹر سیمور کی نے انگلنڈ مین بھی اسکے رواج دینے کی رائے دی ہوگی - اُنہون نے حیدرآباد مین اس طریقہ کو کامیابی کے ساتھ رائج دیکھا ہوگا - اور پایا ہوگا کہ اُس سے اس ناممکن الحصول جمع کا انسداد ہوتا ہے

جسکو سر لیپل گریفن ویسی بد انتظامی مین لازمی شریک خیال کرتے ہین - کاشتکارون کا مالی بار کم اور یکسان کرنے کی باقاعدہ کوششون کے سوا مہدی علی اُس چستی اور کامیابی کا بھی ذکر کرتے ہین جو سرکار نظام نے ۷۶ و ۷۷ء کے قحط کا انتظام کرنے مین حاصل کی تھی - ناظم قحط سر رچرڈ ٹمپل نے اقبال کیا ہی کہ جو انتظام ۴۳ لاکھ کے خرچ سے کیا گیا تھا اُس سے سرکار عالی کی دانائی اور دور اندیشی قابل تعریف ثابت ہوتی ہے - ناظم قحط شاید یہ رای دوسرے انتظامون کی نسبت نہ دین گے جن کے ساتھ انہین اس خوفناک زمانہ مین تعلق ہوا تھا - حیدرآباد مین اُسقدر تکلیف اور نقصان جان نہوا جتنا کہ دوسرے ملحقہ اضلاع مین ہوا ان دونون مین جو فرق ہے کہ وہ سب کا سب اچھے انتظام کی وجہ سے ہوگا مگر سرکار نظام کو اس شکایت کا کوئی موقع نملا تھا کہ وہ اپنی سرکار کی زیادتی یا ظلم کا شکار بنے -

دوسرے الزامون کا جواب بھی اسی کامیابی کے ساتھ دیا گیا ہے اور بنایا گیا ہے کہ برٹش گورنمنٹ مین جیسا عدالتی طریق ہے ویسا ہی مکمل طریق حیدرآباد مین بھی رائج ہی - ہر ضلع مین ایک عدالت ہی جسکی نگرانی حیدرآباد مین ایک متوسط عدالت کی جانب سی ہوتی ہی جو ایک چیف جسٹس اور چار ارکان سے مرکب ہی - دس ہزار آدمی کی ایک جمعیت کوتوالی برٹش نمونہ پر قائم ہوکر ایک یوروپین افسر کے تحت مین رکھی گئی ہے - سر آسمان جاہ کے زمانہ مین تعلیم کے باب مین بھی بہت کچھ کیا گیا ہی - موازنہ تعلیمات مین ۴ لاکھ روپیہ کی ایک نمایان رقم درج ہی - سرکاری مدارس کی تعداد تین سو پچاس تک ہی - ان کے سوا بیالیس امدادی مدارس ہین اور کل ۳۵ ہزار طالب العلم تعلیم پاتے ہین - ۱۸۶۷ء کے زمانہ بعید سے سر سالار جنگ نے

ایک علاقۂ تعلیم قرار دیا ہے اور اُس پر ایک انگریزی ناظم کو مقرر کیا تھا - مدارس عالیہ اور کالجون کو قایم کرنیکا ایک بڑا مطلب یہ تھا کہ جوان حیدرآبادیون کو تعلیم دیکر ملک کے انتظام مین شریک کیا جائے تاکہ برٹش علاقہ جات سے غیر ملکی لیاقت کو دعوۃ دینکی ضرورت نرہے - سر لیپل گریفن نے ان اور دوسری ایسی ہی شہادتون پر اشارہ تک بھی نہین کیا جو حیدرآباد ہی مین محدود نہین ہین اور جن سے ثابت ہوتا ہی کہ دیسی ریاستون مین برٹش نظیرون کا خمیر اُٹھنے لگا ہی اور سب سے بڑے منتظم بھی خواب غفلت سے چونک کر اصلاح پر مائل ہوئے ہین - مہدی علی نے اس معاملہ کا یہہ پہلو انگلنڈ کے پبلک کے سامنے رکھنے سی ایک خوشگوار کام کیا ہی کیونکہ اگر ایسا نہوتا تو وہ (پبلک) سر لیپل گریفن کی تاریک اور بدنما تصویر کو ایک اجنبی چیز کی ٹھیک ٹھیک اور تصدیق شدہ شبیہہ خیال کرتی - اس کے سوا مہدی علی نے اس غلط خیال کو دور کرنے سے کہ تمام دیسی رؤسا بوالہوسانہ زندگی مین دن گذارتے ہین حضرت بندگانعالی متعالی کی وفادارانہ خدمت ادا کی ہے - ڈین سٹنڈنگ نے کسی ایک قابل یادگار موقع پر یہ پاکیزہ امید ظاہر کی تھی کہ ہندوستان کے رؤسا کبھی بوالہوسی کا جھنڈا بلند نکرینگے شاید اس ہنکی دُہندلی یاد سر لیپل گریفن کے دماغ مین رہ گئی ہوگی اور اُسی سے اس مشکل امر مین جو کچھہ کہ انہون نے بیان کیا ہی ایسا نازیبا زور لگایا ہوگا - حضرت نظام مدار المہام کی مدد سے جو تمام سرکاری مہمات کے ذمہ دار ہین انتظام کے روزمرہ کامون سے فرصت پاکر صرف خاص کے تعلقات کے انتظام مین اپنا بہت سا وقت صرف فرماتے ہین جس کی وسعت بہت کچھہ ہے اور جس سے پچاس لاکھہ کی آمدنی وصول ہوتی ہے - ایسا مشکل فرض ادا کرنے مین کسی انگریزی ڈیوک کی تمام انتظامی لیاقت بدقت کافی ہوگی -

دوسرے جانب بھی نظام کو اتنی چستی اور سرگرمی ظاہر کرنیکا موقع ملتا ہے اور معتبر ذریعہ سے سنکر اطمینان ہوتا ہے کہ حضرت اس موقع سے بھی فایدہ اُٹھاتے ہین فقط

برار سماچار مطبوعہ ۴ نومبر ۱۸۸۹ء

ہم نے خوشی کے ساتھ سنا ہے کہ مسٹر مہدی علی نے سر لیپل گریفن کے حملون سے دیسی ریاستون کو بچایا ہے - ہم خوشی کے ساتھ دیکھتے ہین کہ دیسی ریاستون کے روشن دماغ لوگ اس نقصان کو سمجھنے لگے ہین جو سر لیپل جیسے بے پروا مقرر سے ممکن ہے - اُن کو ایسے حملہ کا نوٹس بروقت لینا چاہیے اور اُن کا جواب دینا چاہیے - وہی لوگ سب سے زیادہ موثر جواب دیسکتے ہین -

حیدرآباد رکارڈ

مطبوعہ ۴ اکتوبر ۱۸۸۹ء

ہمکو لندن سے تار ملا ہے کہ نائن ٹینتھ سنچوری کے رسالہ اکٹوبر مین ایک لیڈنگ آرٹیکل چھپا ہے جسمین دیسی ریاستون کو سر لیپل گریفن کے سخت حملون سے بچایا ہے - اس آرٹیکل پر جسکے مصنف مہدی علی ہین بہت کچھ چرچا ہو رہا ہے - حیدرآباد کی نسبت اس آرٹیکل مین ثابت کیا گیا ہے کہ جناب مدار المہام نظام ملک کی طرف ایمان داری کے ساتھ

جو توجہہ فرما رہے ہین اُس سے آمدنی مین بڑا اضافہ ہوا ہے اور رعایا کی بہبودی مین ترقی ہوئی ہے - اِس آرٹیکل مین یہہ بھی ظاہر کیا گیا ہے کہ حیدرآباد کی تمام رعایا تہ دل سے ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی وفادار ہے -

از اخبار دکن اسٹینڈرڈ مطبوعہ ۲۴ اکٹوبر ۱۸۸۹ء

ہوم نیوز لکھتا ہے کہ نائن ٹینتھ سنچوری مین نواب مہدیعلی کے آرٹیکل سی ہندوستان اور انگلستان دونون جگہہ دلچسپی پیدا ہوئی مگر جن لوگون نے یہ توقع کی ہوگی کہ سر لیپل گریفن کے مشرقی نکتہ چین اور پُر ہشت مشت جایز رکھینگے وہ ناامید ہونگے - محسن الملک سر لیپل گریفن کے عام طور پر کہے ہوئے مضمون کی تردید کی کوئی کوشش نہین کرتے - وہ دانشمندی سے سر لیپل کی پیدا کی ہوئی تاثیر کا صرف کم کرنا چاہتے ہین - سر لیپل کی اسپیچ کو کُل مطالعہ کرنے سے کسی قدر شبہہ پیدا ہوتا ہے کہ اُنہون نے جو دیسی ریاستون پر ملزمہ قایم کیا تھا اُس مین ہندوستان کی سب سے بڑی دیسی ریاست کو کس حد تک شریک کرنا چاہا تھا سر لیپل کا منشا خواہ کچھہ ہی کیون نہو مگر نواب موصوف نے اس بات کے ثابت کرنے مین کوئی مشکل نہین پائی ہے کہ حیدرآباد ظلم اور ارتشاء کا معدن نہین ہے - لیکن اُنہون نے یہ بھی ثابت کر دیا ہے کہ حیدرآباد کی ترقی اکثر اسوجہ سے ہوئی ہے کہ وہ انگلستان کے قدم بقدم چلا ہے اور ہوشیار یوروپین عہدہ دارون سے اُس نے مدد لی ہے - مگر نواب صاحب موصوف کا یہ بیان کسی قدر اُنمل سے جوڑ ہے - وہ کہتے ہین کہ سر لیپل گریفن نے جو تصویر کھینچی ہے وہ ۲۵ سال پیشتر کے حیدرآباد کے خط و خال سے مل سکتی ہے لیکن اسکے بعد وہ فرماتے ہین کہ پیمایش کا عمدہ کام صرف پندرہ سال کا ہے اور پچیس سال پیشتر حیدرآباد مین جیسا کچھہ انصاف ہوتا تھا اُسکی ایک نظیر لیتے ہین - حیدرآباد مین

ایک ہائی کورٹ مقرر کرنے کے پہلے تجویز صرف سترہ سال پیشتر کی تھی اور عدالتی انتظام کی اصلاح و ترمیم پورے طور پر ۱۸۸۲ء مین ہوئی - اس کے سوا محسن الملک تسلیم کرتے ہین کہ سر لیپل گریفن نے جو کچھ کہا ہے وہ تلنگانہ کے حق مین راستی سے دور نہین ہے لیکن سر لیپل گریفن نے یہ ظاہر نہین کیا کہ کس عمدہ سرگرمی سے نظام اور انکے مدار المہام تمام ملک کو عمدہ سے عمدہ برٹش صوبہ کے موافق بنانیکی کوشش فرما رہے ہین - اسکے ساتھ نواب موصوف یہ بات بھی بخوبی سمجھتے ہین کہ ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے لیکن وہ توقع کرتے ہین (اور ہر شخص جو نواب موصوف کا فنانس تعلیم - عدالت اور مالگزاری اور دوسرے امورات کی نسبت قابلانہ ریویو دیکھے گا تسلیم کریگا) کہ اگر سر لیپل گریفن حیدرآباد کی رزیڈنٹی قبول کر لیتے تو گو اُن کی تیز نظر فوراً بہت کچھ خرابیون کا پتہ لگاتی تاہم وہ اپنی فیاضی اور منصف مزاجی سے سرکار نظام کی نیک نیتی اور ترقی و اصلاح کی خواہش کے معترف ہوتے سر لیپل گریفن کا لکچر بے سود نہو گا اگر اُس کا صرف اتنا ہی اثر پیدا ہوا ہے کہ نواب موصوف نے جامع و مانع طور پر اس وفاداری و خیرخواہی کا اظہار کیا ہے جو سرکار نظام بڑے بڑے اُمراء کے غور کرنے مین ظاہر فرماتی ہے فقط

از اخبار آزاد لکھنؤ مطبوعہ ۱۳ ڈسمبر ۱۸۸۹ء

"سر لیپل گریفن کے لکچر کا جواب" جو نواب محسن الملک بہادر نے لکھا ہے اُسکو ہمنے بہت غور سے دیکھا - محسن الملک نے جس قابلیت سے یہہ جواب لکھا ہے وہ اُنکی پولیٹکل قوت کے واسطے ایک ایسی شہادت ہے جسکا انکار آسان نہین - وہ کہتے ہین کہ سر لیپل گریفن نے اپنا خیال جو ظلم اور بدنظمی کی نسبت ظاہر کیا ہے وہ شاید ۳۰ برس سے پہلے کی تصویر ہو - ہندو رعایا پر ظلم کا الزام جو لکچرر نے حیدرآباد کے سر رکھا ہے اس سے صرف محسن الملک ہی نہین بلکہ

سوا اندہون کے اور تمام زمانہ انکار کریگا - فی نفسہ ہندو رعایا کو جو عروج حیدرآباد مین حاصل ہوا وہ تمام دیسی ریاستون مین سے کسی ریاست کی ایسی رعایا کو نہین حاصل ہوا جو حکومت کے خلاف مذہب رکہتی ہو - چندولال کا دور دورا اور انکی قومی فیاضیون کے کارنامے سر لیپل گریفن کی آبیچ نہین ہلا سکتی - آج بہی اراکین اور جاگیردارون کی گنتی مین بڑے بڑے معزز اور با اختیار ہندو ملین گے - عام رعایا مین بھی نام کو قومی بچ نہین ہے اور ایک ہی ترازو مین سب برابر تلتے ہین چاہے وہ انصاف کی ترازو ہو چاہے جبر کی - محسن الملک نے تہذیب کو دخل دیا ورنہ وہ جواب مین انگلش پارٹی کے فتاحانہ غرور اور انکی قومی بچ کو اچھی طرح ثابت کر سکتے تھے جسپر کچھہ بحث فتح نواز جنگ نے لندن مین کی تھی -

محسن الملک نے ترقی کی تصویرون کا ایک مرقع دکہایا ہے جسمین محکمہ بندوبست اور اسکے معقول نتیجون کی شکلین بہی ہین - وہ کہتے ہین کہ صرف ۲ ر ۲ پائی فی ایکر بندوبست کا خرچہ پڑا ہے جو انگلش گورنمنٹ کے خرچ کی مقدار سے کہین کم ہے - اسکا نتیجہ کو محسن الملک نے صاف الفاظ مین ظاہر نہین کیا کہ خرچ کیون اسقدر کم پڑا لیکن مدراس کے مقابلہ مین حیدرآباد کا بندوبست جلد ختم ہوا تو ہم یہہ نتیجہ نکالین گے کہ مستعدی نے خرچ کا بار گہٹا ہوا رکھا نہ یہ کہ ضروری مصارف مین کمی کی گئی ہو جیسا کہ اکثر دیسی ریاستون کی جانب گمان کیا جاتا ہے -

محسن الملک کہتے ہین کہ انگریزی حکومت کی رعایا نے بہی حیدرآباد کی سرزمین پر اکثر چہاونی ڈالی ہے - اگر یہان کی رعایا مظلوم ہوتی تو وہ مظلوم ہونے کو شوق سے کیون آتی کاش سر لیپل گریفن اسکا جواب دیتے لیکن وہ عمر بہر سوچین گے تب بہی اسکا کافی جواب نہ سوجہیگا - ممکن ہے کہ کثرت آبادی سے نقل سرزمین کی ضرورت بیان کیجاے مگر دکن کا ملک بلندی ہندوستان نہین ہے -

مسٹر ڈنلاپ کی رپورٹ ایک قومی ممبر کے لحاظ سے چاہے سر لیپل گریفن کیواسطے قابل اعتبار ہو مگر ہم اسکو کچھ بڑی عزت سے نہ دیکھین گے اس لئے کہ ہر مہینے کا افسر اپنے صیغے کی رپورٹ مین خوب رنگ آمیزی کرتا ہے گو ہم یہ کہین گے کہ محسن الملک نے سر لیپل گریفن کی آنکھون مین انہین کی قوم والے کے ہاتھون خاک جھونکی اور یہ ایک عمدہ پولیٹکل چال تھی۔

قحط کے انتظام کی یہ تصویر محسن الملک نے دکھائی ہے اسکے مقابلے مین انگلش گورنمنٹ کے انتظام قحط کی تصویر ہمیشہ ذہن مین نظر آنے لگی سوا دکن کے عموماً ہندوستانی ریاستین اس میدان مین یورپ کی تمام سلطنتون سے بالا بیت لین گی - انگلش گورنمنٹ پر قحط کی اس فنڈ کا بڑا الزام ہے جسکو لارڈ لٹن نے قایم کیا تھا اور گورنمنٹ نے اسکا روپیہ دوسری ضرورتون مین خرچ کر ڈالا - ہوس مین اعتراض ہوا تو وزارت ہند کی جانب سے یہ جواب دیا گیا کہ وہ روپیہ قحط کی دقتون کو آسان کرنیکے واسطے ریلوے سامانون کے بڑھانے مین صرف کیا گیا ہے - عقل سمجھ سکتی ہے کہ یہ ڈفنسیو پالیسی کا جواب فنڈ کے اصلی مقصد سے کہانتک متعلق ہے خصوصاً جب ہم قحط کے فاقہ کشون کی حالت سے چھ کے سر جنکے ریلوے سامانون کو دیکھین جنکو فنڈ کا بڑا حصہ دیا گیا ہے —

ہندوستانی ریاستون کے انتظام قحط کو ہم یورپین حکومتون کے انتظام قحط سے بہتر تسلیم کیا تو اسکا منشا یہ نہین ہے کہ ریاستین انتظام کی قابلیت زیادہ رکھتی ہین بلکہ ریاستون مین عموماً روپیہ خرچ کرنیکا مادہ بہت ہے چاہے بیجا خرچ کا موقع سامنے آپڑے چاہے بیجا خرچ کا - اگر بجای انتظام قحط کے کسی بیجا خرچ کا ولولہ ریاست حیدرآباد کو پیدا ہوتا تو وہ اس رحم کے مقابلہ مین بیرحمی کرنے سے نہ چوکتی —

محسن الملک کے اس قول کو ہم تسلیم کرتے ہین کہ نظام اسٹیٹ نے عدالتون کے ذریعہ سے

رعایا کے واسطے انصاف کا سامان مہیا کیا لیکن وہ سامان اُسوقت تک ادھورا رہیگا جبتک قانونی حکومت نہوگی اور قانونی حکومت اُسوقت تک نہین ہوسکتی جبتک لیجس لیٹو کونسل نہو یہہ نبوّت کا زمانہ نہین ہے کہ عام رای شخصی قانون کے ماننے پر مجبور ہوجاے - ہماری رای مین دیسی ہی ایک کونسل خاص ہز ہائینس نظام کے تحت مین نظام اسٹیٹ کیواسطے قایم ہونی چاہیے جیسی لندن مین انڈیا کونسل ہندوستان کیواسطے قایم ہے اور یہی کونسل لیجس لیٹو کونسل قرار دیجاے - اس کونسل کے علاوہ قانونی ضرورتون کے بے پروائی اور بے خبری کا الزام جو ہز ہائینس نظام کے سر رکھا جاتا ہے اور جس سے سوا عملی طریقے کے اور کوئی چیز انکو سبکدوش نہین کرسکتی اُس سے وہ سبکدوش رہین گے ممکن ہے کہ ایسی کونسل کے ممبر موجودہ اراکین مین سے منتخب کئے جائین تاکہ جدید تقرر سے خزانہ نئے عارضے مین نہ مبتلا ہو ---

صوبہ اورنگ آباد مین دیوانی عدالتون کے علیحدہ ہونے پر بہی اس جواب مین فخر کیا گیا ہے مگر ہماری رای مین یہ کوئی فخر کی بات نہین ہے - جبکہ دکن مین حقوق کے مقدمات نہین ہین تو اور مقدمات پیچیدہ اور زیادہ نہین ہوسکتے - پہر دیوانی کے الگ ہونے سے اتنا ہی نتیجہ نکلا کہ خزانے مین ایک گہن اور لگا - ممکن ہے کہ دیوانی کی آمدنی اُسکے خرچ کو کافی ہوئی ہو بلکہ اُسنے توفیر کا کچھہ حصہ خزانے کو بھی دیا ہو - یہی ایک دلیل ہے جو اُسکے علیحدہ قایم رہنے کے واسطے پیش کی جاسکتی ہے - لیکن اگر محکمہ دیوانی علیحدہ نہ کیا جاتا تو وہ روپیہ جو تنخواہون وغیرہ مین خرچ ہوا ہے بالکل خزانے کو نصیب ہوتا -

تعلیمی صیغے کے مصارف مین جو ترقی ہوئی ہے وہ بیشک فخر کے قابل ہے لیکن باوجود کثرت مصارف کے تعلیم کی کمی کو یاد دلا کے شاید شرم اُس گردن کو جھکا دے جو فخر سے بلند ہونے والی ہو ابتک تعلیم کے صیغے کا انتظام دکن مین ویسا اچھا نہین ہوسکا جیسا اُسکو

ہونا چاہئے تہا تاہم کچہہ نہ ہونے سے کچہہ ہونا کہین بہتر ہے ۔

طبابت کی ترقیات مین کچہہ شبہہ نہین اور چونکہ وہ یوروپین طبابت کے پیرایہ مین زیادہ پہیلی ہے اس لئے سر لیپل گریفن کے سامنے رعایا کی حفاظت کا ایک عمدہ فوٹو پیش کر سکتی ہے اگرچہ ہندوستان اس بات کا خواہان ہے کہ مغربی کو یوروپین طب سے اور مغربیات کے علاج کو یونانی طب سے لیکے جدید طب قایم ہونی چاہئے جیسا مصر اور قسطنطنیہ مین کیا گیا ۔ ہم نہین جانتے کہ دکن اس خیال مین کہانتک رسا ہی ہے ۔ تاہم محسن الملک نے نظام اسٹیٹ کی جانب سے جو فخر کیا ہے وہ فخر بجا ہے خصوصاً کلورافارم کی جدید تحقیقات پر جسکا عمدہ نتیجہ صرف ہندوستان ہی کو نہین بلکہ یورپ کو بھی شکر گذار بنا کے چہوڑیگا ۔

محسن الملک نے ۱۸۵۴ء سے ۱۸۸۸ء تک کا ایک مختصر تختہ مداخل و مخارج کا دکہایا ہے سمین ۷۵ لاکہہ ۲ ہزار ۲۱۷ سے بڑہتے بڑہتے مداخل کی گنتی آخر مین ۳ کرور ۳۳ لاکہہ ۳ ہزار ۱۶۰ روپے تک پہونچی ہے ۔ اسی کے مقابلہ مین مخارج کی تعداد ہے جو پہلے ۷۴ لاکہہ ۴۰ ہزار ۴۸۲ تہی اور آخر مین ۳ کرور ۱۵ لاکہہ ۷۳ ہزار ۲۴۰ ہے ۔ اس تختے مین ۱۸۵۳ء سے ۱۸۸۸ء تک یعنی ۳۵ برس کا حساب زمانے کے سات حصون مین پیش کیا گیا ہے ۔

ان سات حصون مین ۶۵ تا ۱۸۶۹ء اور ۷۰ تا ۱۸۷۴ء یہ دو حصے ایسے ہین جنمین آمدنی سے زیادہ خرچ پڑا باقی پانچ حصون مین توفیر ہی توفیر رہی ۔ دو حصون کے زاید خرچ کی میزان ۵۳ لاکہہ ۱۱ ہزار ۳۱۱ ہوئی اور پانچ حصون کی توفیر کا شمار ایک کرور ۹ لاکہہ ۱۴ ہزار ۱۹۶ کو پہونچا اب ہم زاید خرچ کو توفیر کی رقم سے منہا کرین تو ۵۶ لاکہہ ۲ ہزار ۸۸۵ روپیہ توفیر کا خزانے مین ہونا چاہئے ۔ اگر خزانہ ان توڑون سے معمور ہے تو ہم نہین جانتے کہ دنیا اسکو کیون دوالیا کہہ رہی ہے ۔ قرض کا انبار کیون اسکے سر رکھا جاتا ہے اور سر آسمانجاہ نے دو کرور کے وعدہ کا

ڈنکا کیون بجایا - ہمارے معزز اور قابل ایرانی دوست نے فارسی مراسلہ مین ۱۸۸۵ تا ۱۸۸۸ء
کی توفیر پر جسکی گنتی صرف ۱۷ لاکھہ ۲۹ ہزار ۹۲۰ تک پہونچتی ہے محسن الملک کی تحریر کے خلاف
اپنا خیال ظاہر فرمایا تھا - جب ۱۷ ستر توڑے انکو خزانے مین نہ ڈہونڈے ملے تو جہین سیکرٹری کے توڑون
کے وہ کس سے پوچہین گے —

محسن الملک نے یہہ تو تحریر فرما دیا کہ "ان رقمون مین اسٹیٹ ریلوے و قرضہ کی مدات کی آمدنی
و خرچ شامل نہین ہے" اب ہم سکرا کے اتنا پوچہتے ہین کہ کیون جناب! شراب کا ٹکس اسمین
شامل ہے یا نہین اور اگر ہے تو کتنا؟ اسٹیٹ ریلوے کا نام لیتے شرمانا چاہیے جسکا انتظام چلائے
نہ چل سکا اور آخر کمپنی کی قیمت کو پکی پکائی ہانڈی نصیب ہوئی - قرضے کا ذکر اور بھی جہینپنے کے
قابل ہے اس لئے کہ توفیر کی بڑی بہاری رقم دکہائی گئی ہے محسن الملک کے پولٹیشن ہونے مین شک
نہین کہ وہ دو جملے لکہکے صاف ٹال گئے -

سر الیور سینٹ جان کا یہہ جملہ کہ "حیدرآباد ہندوستان کی تمام دیسی ریاستون سے
اول ہونے مین کچہہ بہت دور نہین ہے اگر تہذیب کے لحاظ سے ہنسا نہ دے تو ایک دور اندیش
کے منہہ سے اتنا ضرور کہلا دیگا کہ قیامت کچہہ بہت دور نہین ہے - یہانتک کہ اسکو فردا کے
ساتھہ بولتے ہین - اول ہونا ممکن ضرور ہے لیکن ممکن ہونے سے یہ ممکن نہین کہ قریب ہونا تسلیم
کر لیا جائے - جسوقت کا انتظار ہو ہم نہین کہہ سکتے کہ اسوقت تک زمانہ کیا فیصلہ کریگا اس لئے
کہ وہان اُنچ کی چال اکثر فراست اور دور اندیشی کے ہموار راستون سے الگ ہوتی ہے - یہہ شاید
اس مقام پر بیموقع نہو کہ ہم ہز ہائنس نظام کی اسپیچ کا مطلب پیش کرین اور یہہ دکہائین کہ شاہان
کا پولٹکس اعلی دائرون مین بعض وقت کس قدر تعجب خیز ہوتا ہے - ہز ہائنس نظام نے شاہانہ
مہمانداری کے بعد پرنس البرٹ وکٹر سے اپنی اسپیچ مین یہہ خواہش کی کہ وہ ہر مجسٹی قیصر ہند سے

اسکو خیر خواہانہ پیرائے مین بیان فرمائین کیا شان و شوکت کی دعوت کا مقصود یہی تھا؟ -

محسن الملک نے حیدرآباد کے انتظام پر جتنا لکھا اسمین بہت کچھ حق نمک ہی ادا کیا مگر اسمین کچھ شبہہ نہین کہ دوسرے الزام کا جواب اُنہون نے بڑی قابلیت سے دیا ہی - سر لیپل گریفن کو بھوپال سے جلن نصیب ہوئی تو وہ تا دُکھا کے اسلامی ریاستون بلکہ ہندوستان کے تمام مسلمانون کے حق مین انگارے اُگلنے لگے - محسن الملک نے "ذکاوت" اور "مذہب کی زندہ قوت" انہین دو اوصاف کو وفاداری کے اسباب مین گنایا ہی جنکو متعصب معترض نے اندیشے کے اسباب مین گنا تھا - بھوپال کی پچھلی خرابیون کو ہم تسلیم کئے بیٹھے ہین مگر حیدرآباد نہ کبھی گورنمنٹ کی اطاعت کے راستے سے بہکا اور نہ اسکی بہکنے کا ڈہر کا ہی - اسمین کچھ شبہہ نہین کہ عموماً دیسی ریاستون کا انتظام نادان لڑکون کے گیند ڈہر کے سے مشابہ ہی مگر انکی فطرت مین گورنمنٹ کے خلاف شورش کا مادہ شاید ہی کہین تھا یا شاید ہی کہین ہو - محسن الملک نے دنیا مین سوا روس کے اور کسیکو انگلستان کی ٹکر کا نہین پایا اور یہہ بہت صحیح ہے - پھر یہ ظاہر ہے کہ دنیا مین روس سے زیادہ مسلمانون اور مسلمانون سے زیادہ روس کا کوئی دشمن نہین ہے - ہم تسلیم کرتے ہین کہ ہندوستان مین جہلاء کا طبقہ ایسا بھی ملیگا جو لوٹ مار کی طمع مین سلطنت کا انقلاب چاہتا ہو لیکن عقلاء انگلش حکومت کو ہندوستان مین اسیقدر غنیمت جانتے ہین جسقدر وہ دنیا مین اپنی زندگی کو غنیمت جانتے ہین - اس اعتراض کا جواب محسن الملک نے جس قابلیت اور جن عمدہ دلایل کے ساتھہ دیا ہے اُسکا شکر گذار صرف دکن ہی کو نہین بلکہ تمام مسلمانون اور تمام دیسی ریاستون کو ہونا چاہئیے - انگلش گورنمنٹ ایسی نادان نہین ہے جسپر سر لیپل گریفن کا منتر چلجائے - وہ خوب جانتی ہی کہ دیسی ریاستون اور گورنمنٹ مین فوجی اتحاد کی بنا صرف ہز ہائنس نظام کے چلتے پڑی جنہون نے سب سے پہلے نیند سے چونکے ۶۰ لاکھ

آپ ہی آپ قبول کیئے -

"مفسدون کی سرکوبی" پر سر لیپل گریفن گورنمنٹ کو چاہین جسقدر شہ دین - سکو بیان کرنے کی کوئی وجہ نہین ہے - ہم نہین جانتے کہ محسن الملک نے صرف نیشنل کانگرس کے گھات سر لیپل گریفن کے اس خیال کو کیون اُتارا - وہ جلسے کو عام رہنے دیتے اور کچھہ نہ بولتے تو بولنے سے کہین بہتر ہوتا - سر لیپل گریفن ایک بار کہین تو ہم لاکھہ بار کہین گے کہ جو مفسد ثابت ہو گورنمنٹ اسکی سرکوبی سے ایک پل بھی نہ چوکے -

سر لیپل گریفن نے دیسی ریاستون کے یوروپین عہدہ دارون پر حملہ کیا - اور محسن الملک نے انکی حفاظت کیواسطے حملہ کرنے والے کے مقابلے مین قلم سنبھالا - محسن الملک کی تحریر مین جہان کہین یوروپین عہدہ دار کا نام آگیا ہی وہان وہ دوستانہ حکمت عملی سے کام لے گئے ہین - ہم اس حکمت عملی کو ایسے پولیٹکل جواب مین محسن الملک سی سفر زیولیشن اور ایک اعلی دیسی ریاست کے اعلی عہدہ دار کیواسطے ضروری خیال کرتے ہین اگرچہ ایک ہم ہی نہین بلکہ بہت بڑا حصہ غور سے دیکھنے والون کا ہندوستانی ریاستون مین گوری رنگتون کی اچھائی کا قایل نہین ہے اور گو تہذیب نظام اسٹیٹ کے اراکین کے منہ بند کر دے مگر ہمارا قلم حیدرآباد کے کرنل مارشل اور بھوپال کے کرنل وارڈ کو یاد دلانے سے نہین باز رہ سکتا - اس موقع پر ہمکو یہہ کہنا پڑتا ہے کہ حیدرآباد مین یورپ والون اور ہندوستانیون مین جو اتحاد بیان کیا گیا وہ اس قابل نہ تھا کہ محسن الملک اسکو بطور فلسفیانہ دلیل کے پیش کرتے حیدرآباد مین یوروپین ہندوستانی ریاست کے ملازم کی حیثیت سے بسر کر سکتے ہین اور وہان فتاسی کا نشہ انکے دماغ کے آس پاس نہین آنے پاتا جو آکو انگلش حکومت کے انگریزون کی طرح متوالا بنائے تاہم تجربہ اس بات کی شہادت

تیا ہے کہ دکن مین نیلی آنکھون نے کالی آنکھون کی سلف رسپکٹ پر بہت کچھ غلبہ حاصل کر لیا

دکن کان کمپنی کے معاملے مین محسن الملک نے سر لیپل گریفن کو ایسا اچھا جواب دیا ہی جس سے بڑھکر شاید ممکن نہ تھا - انکو لندن کے پروموٹر یاد دلا دیئے ہین جنکی صورتون کے سے شاید سر لیپل گریفن کی گردن جھک جاے - بشرطیکہ وہ غیرت والے ہون - یقیناً دکن کان کمپنی سے بڑھکر ہندوستان کا کوئی معاملہ ایسا نہین ہوا جسمین لندن کے ایمان دار اچھی طرح بلند نامی کے جھنڈے پر چڑھے ہون - اچھا ہوا کہ سر لیپل گریفن کے چلتے انہین کی مہذب قوم کو ایک چرکا نصیب ہوا -

سر لیپل گریفن نے ہندوستانی رئیسون کے خراب طرز معاشرت اور ملکی انتظام سے انکی بے پروائی اور غفلت کا نقشہ کھینچا تو محسن الملک پر اسکے بگاڑنے کا خیال فرض ہوا - لیکن سر لیپل گریفن نے نقشے مین ایسا پکا رنگ بھرا ہے جو کسیکے بگاڑے نہین بگڑ سکتا - رنگ کو جو پختگی حاصل ہے وہ سر لیپل گریفن کے قلم کی سیاہی سے نہین حاصل ہی بلکہ دیسی رئیس جس رنگ مین شرابور ہین سر لیپل گریفن نے اسیکو نقشے مین دکھایا ہے - محسن الملک نے ہز ہائینس نظام اور دکن کی حفاظت مین جیسا جواب دیا ہی انکو ایسا ہی جواب دینا چاہیے تھا اور اگر کسی دوسری ریاست کا کوئی رکن جواب دیتا تو وہ بھی اپنے فرمان روا کی یونہی حفاظت کرتا - لیکن اور ریاستون نے خاموشی پسند کی تو اس شرمناک خاموشی کے تین ہی اسباب سمجھ مین آسکتے ہین - یا تو سوا حیدرآباد کے اور ریاستین سر لیپل گریفن کے خیالات کو تسلیم کر بیٹھین - یا انمین اور انکے اراکین مین جواب دینے کی قابلیت نہین ہے یا وہ اس قدر غافل ہین کہ کالونیل انسٹیٹیوٹ مین انپر جو وار ہوا اسکی خبر بھی انکو نہین ہوئی پولیٹیکل رفتار اور دور اندیشی کی عقل تو یہی چاہتی تھی کہ تمام اسلامی ریاستون کی

آوازین حیدرآباد کی آواز کے ساتھ سرلیپل گریفن کے بیباگانہ خیالات کے خلاف ہندوستان
سے لندن تک گونج جائین لیکن اتنا دماغ کہان! بہاولپور اور بہوپال کے بولنے کا
خاص موقع تہا جنکے نامون سرلیپل گریفن نے بم کے گولے برسائے ہین مگر اُنکے کانون
تک شاید دہماکے کی آواز بہی نہ پہونچی ہو۔ کیا اس سے بڑہکر محسن الملک کو دیسی ریاستون
کی غفلت اور بے پروائی کی اور کوئی شہادت چاہیے؟ ۔

سرلیپل گریفن نے ہندوستانی والیان ملک کے ساتھ جو عام خیال ظاہر کیا ہے
ہمکو اس سے اتفاق کرنے مین ذرا بہی تامل نہین ہے ۔ شاید ہندوستان مین طرز حکومت
کا حاصل اتنا ہی سمجہہ لیا گیا ہے کہ گنگہرؤن کی چہم چہم سے کسی ملکی ضرورت کی آواز
کے واسطے کانون مین گنجایش نہ باقی رکہی جاے ۔ سرلیپل گریفن کا سامنا ہی اس سے
ہمنے اس بحث کو آج بے موقع خیال کیا اور کچہہ سوچ سمجہکر کسی دوسرے وقت کے واسطے
اٹھائے رکہتے ہین ۔ ہمکو ہز ہائنس نظام کی جانب سے بالکل ناامیدی بہی نہین ہے ۔ ممکن ہے
کہ وہ ابہی کروٹ بدلین ۔ اسی بنا پر ہمنے ایک جگہہ یہہ رای پیش کی کہ سوا عملی برتاؤ
کے کوئی دوسری تدبیر ایسی نہین ہے جو ہز ہائنس نظام کے دامن سے غفلت اور بے پروائی
کا دہبا دہو سکے اور عملی برتاؤ کے واسطے تمام انتظامون سے بڑہکر اس انتظام کی ضرورت ہے
کہ ہز ہائنس نظام ایک کونسل آف اسٹیٹ قایم فرمائین ۔

یہہ بحث کسیقدر طویل ہوگئی مگر اسکی طوالت بہی دلچسپی سے خالی نہین ہے ہمنے
اسکو بہت کچہہ اختصار کے شکنجے مین کہینچا چاہا لیکن سرلیپل گریفن اور محسن الملک کے دولا
مدبرون کا سامنا تہا ۔ آخر مین اتنا اور کہنا چاہیے کہ گو ہمکو کسی جزو سے اتفاق اور کسی سے
اختلاف ہو مگر مجموعی حیثیت سے حالات مین جو قابلیت محسن الملک کے دماغ اور قلم نے